مساجد نمبر جزو 5 بابت براعظم امریکہ

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 27/ دسمبر 2022ء | 3/ جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 27/ فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:285

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۷﴾

(الاحزاب:57)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لیے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ میں اس کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضور ﷺ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہیں۔)

(ابوداؤد کتاب المناسك باب زيارة القبور)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

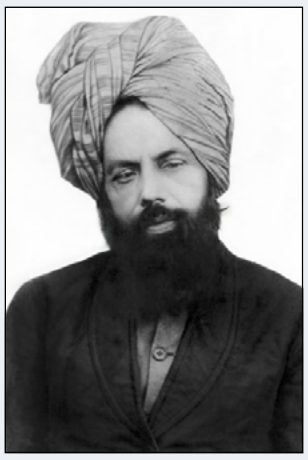

اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقۂ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مَدۡعُولَہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیّت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والے کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 535 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18 جدید ایڈیشن)

درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضورِ تام سے اپنے رسول مقبولؐ کے لئے برکاتِ الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت ﷺ اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتداء زمانہ سے انتہاء تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے۔ جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے۔ جو اس سے ترقی کرے گا اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت ﷺ کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کرسکتی ہے۔ وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو...پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہوجاوے۔

(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 522-523 جدید ایڈیشن)

فرمان خلیفۂ وقت

ایک احمدی کا ایک بہت بڑا کام اس طریق پر چلنا بھی ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس نبی پر درود اور سلام ایک جوش کے ساتھ بھیجو۔ گو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر ایک مومن کو حتی المقدور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور کیوں یا کس لئے کا سوال نہیں اٹھانا چاہئے۔ ظاہر ہے عموماً اٹھاتا بھی کوئی نہیں۔ جُوں جُوں کسی کا ایمان اور دینی معاملات کا علم اور دعاؤں کا فہم بڑھتا ہے حکم کی حکمت اور فوائد بھی نظر آنے لگ جاتے ہیں یا سمجھ آجاتے ہیں۔ لیکن کچھ علم حاصل کر کے سیکھنا بھی اسلامی تعلیم کا ایک خوبصورت حصہ ہے۔ اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ علم حاصل کرو اور سیکھو بھی اور یہ فہم اور ادراک حاصل کرنے کی کوشش بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بھی بڑھاؤ۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ یہ سیکھو تا کہ حکمت جلد سے جلد سمجھ آجائے۔ نہ کہ اس انتظار میں رہو کہ آہستہ آہستہ سیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا فہم اور ادراک بھی حاصل ہو جائے اور پھر یہ فہم اور ادراک حاصل ہونے کی وجہ سے بہتر رنگ میں اس پر عمل ہو سکے۔

(خطبہ جمعہ 16/ جنوری 2015ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- بیاد جلسہ سالانہ ربوہ (منظوم)
- امریکہ کی پہلی مسجد
- امریکہ میں تین نئی مساجد کا افتتاح
- مسجد فتح عظیم زائن کا نشان
- مسجد ناصر ٹرینیڈاڈ
- کینیڈا میں پہلی مسجد، بیت الاسلام کی تاریخ اور تعارف
- برازیل کی پہلی تاریخی مسجد بیت الاول
- گوئٹے مالا کی پہلی مسجد، بیت الاول
- گیانا جماعت کی پہلی مسجد
- مسجد ناصر سُرینام، جنوبی امریکہ
- مسجد نور کا تعارف
- ساؤتومے وپرنسپ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد، بیت الرحیم
- بیت الاحد مارشل آئی لینڈز

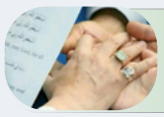

دربارِ خلافت

ہر جگہ ہر موقع پر ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضل کے نظارے نظر آتے ہیں اور ہمیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تمام کارکنان نے بڑے احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی ڈیوٹیاں دیں اور دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ مہمانوں کو بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ کارکنان خود بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ کافی بڑے رش کے، جلسے کے دن تھے خیریت سے گزر گئے اور وہ اس قابل رہے کہ آسانی سے ڈیوٹیاں دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ غرض کہ ہر جگہ ہر موقع پر ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضل کے نظارے نظر آتے ہیں اور ہمیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

آج ہم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ادراک رکھنے والے ہیں وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡهَا (ابراہیم:35) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اس کو احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ انہیں شمار کرنا تو ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ تو ہم بن سکتے ہیں۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے ماتحت کہ اس کی جو نعمتیں نازل ہوتی ہیں ان کا ذکر کر کے مزید شکر گزار بندہ بننے کی ہم کوشش تو کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ (الضحیٰ:12) اور جہاں تک تیرے رب کی نعمت کا تعلق ہے تُو اسے بکثرت بیان کیا کر۔

1905ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہاماً یہ فرمایا تھا کہ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ پس یہ احمدی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو بے شمار نعمتیں نازل ہو رہی ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا چلا جائے اور جیسا کہ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ نیک اعمال بھی ہونے چاہئیں، عبادتوں کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایسا کرے۔

یہ جلسہ ہر ایک احمدی کے آپس کے تعلقات میں مضبوطی پیدا کرنے والا بھی ہونا چاہئے۔ بھائی بھائی کو معاف کرے اور صلح پیدا کرنے کی طرف بھی کوشش ہونی چاہئے صرف کوشش ہی نہیں بلکہ آگے بڑھ کر صلح کرنی چاہئے۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ رشتہ داروں کو رشتہ داروں کے قصور معاف کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ ہر احمدی، ہر دوسرے احمدی بلکہ ہر انسان کے ساتھ ہمدردی اور احسان کا سلوک کرنے والا ہونا چاہئے اور اس طرف توجہ کریں تبھی شکر گزار بندوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ یہ شکر کے جذبات اپنے اندر پیدا کریں گے تبھی جلسے کے فیض سے فیضیاب ہونے والے بھی کہلائیں گے اور مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بھی ہوں گے اور یہی چیز زبان حال سے وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ کا آپ کو مصداق بنا رہی ہو گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے حصہ پا رہے ہوں گے کہ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (ابراہیم:8) کہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ پس شکر گزاری کے جذبات سے تمام نیکیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں تا کہ آپ کو بھی اور آپ کی نسلوں کو بھی مزید نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جائے۔ صرف اس بات پر فخر نہ ہو کہ جلسہ کامیاب ہو گیا ہے بلکہ یہ سوچ رکھیں کہ آپ کی زندگی کے لئے جلسہ تب کامیاب ٹھہرے گا کہ جب آپ اُن نیکیوں کو جن کی آپ کو تلقین کی گئی ہے اور آپ نے سنی ہیں، ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔ اس بات کی خوشی منائیں کہ یہ باتیں سن کر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس طرف خود بھی توجہ پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے توفیق بھی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول ہوا ہے۔ پس اس جذبے کے ساتھ اپنی شکر گزاری کے جذبات کو بڑھاتے چلے جائیں۔

(خطبہ جمعہ 30/ دسمبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

بیادِ جلسہ سالانہ ربوہ

یہ پیاسی ارواح کی تڑپ ہے
کہ کاش ہم بھی منائیں جلسہ
کہ ہر دسمبر اُبلتے سینوں
سسکتی آہوں، ٹپکتی پلکوں سے
خوں بہائے گزر رہا ہے
وہ سردیوں کی طویل راتیں
اُداسیوں میں گزر رہی ہیں
جو تیری صحبت نصیب ہوتی
تو آج موسم کچھ اور ہوتا
میں بھولی بسری تمام یادوں کو کر کے یکجا
ترے ہی قدموں میں ڈھیر کرتا
مگر ہمارے وطن میں
ایسی منافرت کی ہوا چلی ہے
کہ جس کی زد میں
ہمارے بھائی لہو نہائے امر ہوئے ہیں
ہماری سوچوں، ہمارے جذبوں کو
رنگ دے کے
سحر ہوئے ہیں
وہ لعل سارے جو تیری رہ میں
لپک لپک کر فدا ہوئے ہیں
ولید ، شاہل ہوں یا ہوں ناصر
شہید سارے مجھے ہیں پیارے
اُنہی کے دم سے ہماری نبضوں میں
زندگی کی رمق ہے باقی
یہ آہ و زاری یہ گریہ اپنا
کبھی نہ ضائع ہوا تھا پہلے
جو اب کے آئی ہے اس میں شدت

صفوان احمد ملک۔ جرمنی

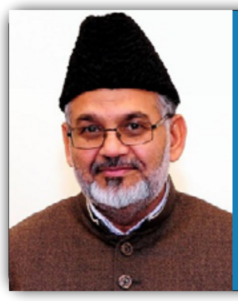

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

امریکہ کی پہلی مسجد

سید نا حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جانثار صحابی حضرت مفتی محمد صادقؓ کو امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے 1920ء میں بھیجا۔ چنانچہ آپ نیویارک تشریف لائے اور ایک گھر کرایہ پر حاصل کر کے تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا اور پھر شکاگو تشریف لے گئے۔ یہاں پر آپؓ نے ایک مرکز کی بنیاد ڈالی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں نے آپؓ کی طرف توجہ کی اور لوگ احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

حضرت مفتی محمد صادقؓ نے یہاں پر ایک مسجد کے قیام کی کوشش شروع کی اور اس کے لئے مرکز احمدیت قادیان میں درخواست بھی بھجوائی۔ چنانچہ مقامی نومبائعین اور مرکز کی اعانت سے 1922ء میں واباش ایونیو پر ایک گھر خرید کر المسجد کے نام سے پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ آپ نے اس عمارت پر مسجد کی تزئین اور شناخت کے طور پر لکڑی کا ایک گنبد بھی بنوایا۔ یہ مسجد اپنی سڑک کے نام واباش مسجد کے نام سے مشہور ہوگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی اس مسجد میں تشریف لائے تھے۔ پھر 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ امریکہ کے دورہ پر تشریف لائے تو اس مسجد کا نیا پلان بنانے کی منظوری عطا فرمائی اور اس جگہ کا نام ''مسجد الصادق'' ہوا۔ یہی وہ بابرکت مسجد ہے جس کو یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ اس کا قیام ایک صحابی حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی کوششوں سے ہوا اور آج امریکہ کی پہلی مسجد کے طور پر جانی جاتی ہے۔ یہی وہ مسجد ہے جس کے قیام سے آج امریکہ میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ احمدیت پھیلی اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیگر مساجد کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس مسجد کا دورہ فرمایا جب آپ 2012ء میں امریکہ کے دورہ پر تشریف لائے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے حصوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور دعا کروائی۔

مسجد فضل عمر ڈیٹن اوہایو

یہاں پر ایک اور قابل ذکر بات مسجد کے بابت لکھنی ضروری ہے کہ ڈیٹن جماعت کا قیام 1933ء میں ہوا۔ 1948ء میں یہاں پر پہلا جلسہ سالانہ بھی ہوا۔ اس سے اگلے سال ایک نو احمدی مکرم ولی کریم صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ لطیفہ کریم صاحبہ نے اپنے مکان سے ملحقہ ایک قطعہ زمین جماعت کو مسجد کی تعمیر کی غرض سے پیش کیا۔

1953ء میں مکرم مولانا خلیل احمد ناصر امیر و مشنری انچارج امریکہ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ ابھی یہ مسجد نامکمل تھی اور تعمیر کے مراحل سے گزر رہی تھی کہ 1963ء میں یہاں ڈیٹن میں مکرم میجر عبدالحمید صاحب کا تقرر بطور مشنری ہوا۔ چنانچہ آپ نے اس کی تعمیر کے بقیہ مراحل کو پورا کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد مکمل ہوئی۔ اس لحاظ سے اس مسجد کو جماعت احمدیہ امریکہ کی پہلی تعمیر شدہ مسجد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس مسجد کا نام فضل عمر رکھا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مساجد بنانے اور مساجد کو آباد کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور امریکہ کی جماعت عبادت گزاروں کی جماعت بن جائے اور لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلانے کی تمام کوششوں میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خط

الفضل آن لائن نے مجھے سونا بنا دیا

مکرمہ سیّدہ ثریا صادق۔ لندن سے تحریر کرتی ہیں:

اردو کی دیو مالائی داستانوں میں پارس پتھر کا ذکر ملتا ہے جس سے مَس ہو کر ہر چیز سونا بن جاتی ہے۔ اِسی طرح ہما پرندے کا ذکر ہے جو کسی شخص کے سر پر سے گزرے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ اِن داستانوں میں کتنی حقیقت ہے یہ تو میں نہیں جانتی لیکن اصل زندگی میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے ملنے سے آپ کی صلاحیتیں اُجاگر ہو جاتی ہیں اور آپ کو خاک سے اُٹھا کر سونا بنا دیتی ہیں۔ اسی طرح کی ایک چیز الفضل ہے۔ یہ اخبار جب سے مجھ سے مَس ہوا تو میری زندگی کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس اخبار میں ماشاءاللہ اس قدر مواد اور خزانہ ہوتا ہے جو دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے۔ یہ اخبار صرف ایک طرح کے لوگوں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ ہر ایک نفس کے لئے اس میں اُن کی دلچسپی کے ڈھیروں سامان مہیا ہیں۔ یہ ایک ہیرا ہے جسے فضل نے تراشا ہے اور اس میں یہ خاصیت ہے کہ یہ پڑھنے والوں کی صلاحیتوں کو مزید اُبھارتا ہے اور نیکیوں کو آگے پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ تربیت کے مواقع مہیا کرتا ہے۔

میرے لیے تو یہ ہر لحاظ سے ایک آئیڈیل ہے۔ میرے دل سے بہت قریب ہے بے شمار حسین یادوں سے مزین ہے۔ اللہ تعالیٰ سے قربت، عشقِ خلافت، والدین اور بزرگوں سے محبت اور احترام، بچوں سے پیار اور وضع داری، کسرِ نفسی، عفو و درگزر اور نہ جانے کتنے وصف اس میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ الفضل آن لائن کی ساری ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ صفیہ سامی صاحبہ کو بے شمار رحمتیں اور برکتیں عطا کرے جن کے ذریعہ ہر روز صبح سویرے میرے میسج باکس میں یہ اخبار ''الفضل آن لائن'' پہنچ جاتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آپ اور آپ کی محنت کش ٹیم کو الفضل آن لائن کی تیسری سالگرہ مبارک ہو۔

دعا ایک تریاق ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا ہر روز دیکھنا چاہیئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591)

دعا کا تحفہ

صبح کی دعا نمبر 2

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو صبح کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھلاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ

(ابن ماجہ کتاب الدعا)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے لیے ہم نے صبح کی، تیرے لیے ہی ہم جیتے ہیں اور تیرے لئے ہی مریں گے اور بالآخر تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ الحاج ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 110-111)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

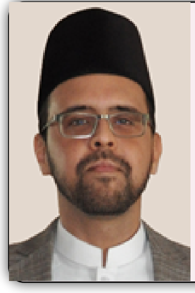

فرحان احمد حمزہ قریشی۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

کینیڈا میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد بیت الاسلام کی تاریخ اور تعارف

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ ''جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 119 ایڈیشن 1984ء)

ٹورانٹو میں واقع مسجد بیت الاسلام جو کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہلی اور مرکزی مسجد ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشادِ مبارک کی صداقت کی دلیل ہے۔ یہ مسجد ایک ایسے بے آب وگیاہ جگہ میں تعمیر کی گئی جہاں کوئی آبادی نہ تھی۔ لیکن آج اس خانہ خدا کی برکت سے نہ صرف احمدی مسلمانوں کی پُر رونق آبادی اس کے گرد آباد ہے بلکہ ایک بستا ہوا شہر اس کے گرد و نواح میں آباد ہے۔

پس منظر

کینیڈا کا پہلا نماز سینٹر مانٹریال میں 1963ء میں قائم ہوا۔ بعد ازاں ٹورانٹو اور پھر کیلگری اور ایڈمنٹن وغیرہ میں بھی نماز سینٹرز قائم ہوئے لیکن بڑھتی ہوئی جماعت کی ضروریات کے پیش نظر ایک باقاعدہ مسجد کی ضرورت تھی۔

اگست 1976ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ پہلی بار کینیڈا تشریف لائے تو آپ نے جماعت کے صدران سے ملاقات کے دوران فرمایا کہ اس وقت احمدیوں کو مغربی ماحول کے برے اثرات سے بچانے اور نوجوانوں کی خالص اسلامی ماحول میں تربیت کرنے کے لئے ''بہتر یہ ہے کہ فوری طور پر آپ شہر سے تیس چالیس میل باہر بیس تیس ایکڑ زمین حاصل کر یں۔''

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا 1899ء تا 2008ء صفحہ 45)

چنانچہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نومبر 1976ء میں جماعت نے ٹورانٹو کے سکاربرو (Scarborough) ڈسٹرکٹ میں مسجد اورمشن ہاؤس کے لئے ساڑھے چھ ایکڑ کا ایک قطعہ زمین خریدا۔ لیکن یہاں پرعملی طور پر مسجد یا مشن ہاؤس قائم کرنے میں بعض رکاوٹیں حائل ہو گئیں اور بالآخر کسی اور زمین کی تلاش شروع ہوگئی۔

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا صفحہ 63)

1977ء میں 36 Thorncliffe Park Drive کا اپارٹمنٹ نمبر 505 کرائے پر لیا گیا جہاں جماعت کا پہلا مرکزی مشن ہاؤس قائم ہوا

اور پھر بعد میں 1981ء میں ایک گھر (1306 Wilson Avenue) جماعت کے پہلے مستقل مرکزی مشن ہاؤس کے طور پر ایک لاکھ 33 ہزار ڈالرز کی لاگت پر خرید لیا گیا۔ اس مشن ہاؤس کا نام حضرت خلیفۃالمسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت العافیت'' رکھا۔ کچھ وقت تک اس مشن ہاؤس کے ذریعے جماعتی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا صفحہ 64-65 رسالہ النداء اپریل تا ستمبر 1992ء صفحہ 3)

مسجد کی تعمیر کے لئے مالی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ نے 1983ء میں کینیڈا میں نئے مشنز اور مساجد بنانے کے منصوبے کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت کو تلقین کی کہ ''جماعت کینیڈا کو چاہیے کہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ مشن ہاؤسز و مساجد فنڈ کے لئے اپنی توفیق کے مطابق قربانیاں پیش کریں...موجودہ حالات کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ تین سال کے اندر اندر اس فنڈ کے لئے جماعتہائے احمدیہ کینیڈا چھ لاکھ ڈالرز جمع کرے۔''

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا صفحہ 132)

پھر فرمایا: ''عزیز احمدیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گھر برکتوں سے بھر جائیں تو خدا کے نام پر اس کے گھر تعمیر کیجئے کہ مسجد بنانے والوں سے خدا کا وعدہ ہے: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ کہ جو خدا کے لئے مسجد تعمیر کرے گا۔ اللہ جنت میں اس کا گھر تعمیر کرے گا۔ جنت یعنی خدا کی رضا آپ کو نصیب ہو گی۔''

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا صفحہ 129-130)

چنانچہ اس تحریک پر کینیڈا کے طول و عرض سے مخلصین جماعت نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔

مشن ہاؤس اور مسجد کی زمین کی خرید

پھر 1985ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو مسجد کی تعمیر کے لئے ایک وسیع اور بڑی جگہ خریدنے کی ہدایت دی۔ اس مقصد کے لئے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جس نے لائحہ عمل تجویز کیا۔ اس لائحہ عمل کے مطابق جائیداد کی خرید و فروخت کے ایجنٹس، متعلقہ اخبارات و رسائل وغیرہ کے ذریعے اور ذاتی طور پر بھی مختلف جائیدادوں کی تلاش کی گئی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور رحمہ اللہ کی دعاؤں سے ایک پچیس ایکڑ قطعہ زمین جو کہ ٹورانٹو کے شمال میں واقع وان (Vaughan) شہر کے میپل (Maple) علاقہ میں Jane Street اور Highway 400 کے درمیان تھی مل گئی۔ اس زمین پر پہلے سے 22 کمروں پر مشتمل ایک وسیع عمارت موجود تھی۔ چنانچہ نیشنل مجلس عاملہ کے اتفاق سے اس زمین کے حصول کی تجویز سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرضِ منظوری پیش کی۔ جسے حضور نے از راہِ شفقت منظور فرمایا اور یہ قطعہ زمین 5لاکھ 25 ہزار ڈالرز کی قیمت پر خرید لیا گیا اور 13 دسمبر 1985ء کو اس زمین کا قبضہ بھی مل

گیا۔ اس کا نام حضورؒ نے ''بیت الاسلام'' تجویز فرمایا۔

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا صفحہ 159-160)

(احمدیہ گزٹ کینیڈا اکتوبر 1992ء صفحہ 35 انگریزی حصہ)

سنگِ بنیاد کی تقریب

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ پہلی بار ستمبر 1986ء میں کینیڈا کے دورے پر تشریف لائے۔ اسی مبارک دورے کے دوران مؤرخہ 20/ ستمبر 1986ء کو حضورؒ نے اپنے دستِ مبارک سے مسجد بیت الاسلام کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضورؒ اور حضرت آپا آصفہ بیگم صاحبہؒ کے بعد کُل 36 بزرگان اور نمائندگان جماعت کو اینٹیں نصب کرنے کی سعادت ملی۔

اس موقع پر حضورؒ نے پُرمعارف خطاب ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورۃ آل عمران کی آیت 97 یعنی ''یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے'' کے حوالے سے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے تعمیر کی گئی اور وہ سب کے لئے راہنمائی کا مرکز تھا۔ چنانچہ کینیڈا میں اس پہلی مسجد کی تعمیر کے بھی یہی مقاصد ہیں۔ نیز ہم امن پسند جماعت ہیں اور جہاں بھی ہم مساجد تعمیر کرتے ہیں وہ انہی مقاصد کے مطابق بناتے ہیں نہ کہ نفرت، تشدّد اور دہشت پھیلانے کے لئے۔

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا صفحہ 172-173)

نقشہ جات کی تیاری

مسجد کی سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد 1987ء میں ایک نئی مسجد کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے مسجد کے plan کا حتمی لائحہ عمل تیار کیا اور ایک نامور اور ماہر آرکیٹیکٹ پروفیسر گلزار حیدر صاحب، جو اس وقت آٹوا کی Carleton یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے، کو یہ کام سپرد کیا گیا۔

پروفیسر صاحب نے جب مسجد کا بنیادی خاکہ مسجد کمیٹی کی راہنمائی سے تیار کر دیا تو اسے حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضورؒ نے اس کی اصولی منظوری تو عنایت فرما دی تاہم بعض حصوں میں تبدیلیوں کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضورؒ کی ہدایت کے پیش نظر دوبارہ نقشہ جات تیار کر کے نیز اخراجات کا اندازہ اور دیگر تفصیلات کو مولانا نسیم

مہدی صاحب (امیر و مبلغ انچارج کینیڈا) نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1988ء کے موقع پر حضور انورؒ کی خدمت میں پیش کیں جنہیں حضورؒ نے از راہ شفقت منظور فرمایا۔

اوائل اکتوبر 1988ء میں تفصیلی architectural نقشہ جات کی تیاری مکمل ہوگئی۔ اس سلسلہ میں آسام ہندوستان سے تعلق رکھنے والے آرکیٹیکٹ ڈسمنڈ رائے چوہدری صاحب نے تمام drawings تیار کیں اور پروفیسر گلزار حیدر صاحب کے ایک شاگرد اسماعیل صاحب، جن کا تعلق ملائشیا سے تھا، نے بھی قابل قدر کام کیا۔

(رسالہ النداء اپریل تا ستمبر 1992ء صفحہ 9)

تعمیراتی کام کا آغاز

مسجد کے نقشہ جات کو شہر کی میونسپل کمیٹی سے اور پھر ذیلی محکمہ جات سے منظور کروانا ایک مشکل مرحلہ تھا۔ یہ سلسلہ اپریل 1988ء سے لے کر مارچ 1989ء تک جاری رہا جب تعمیر کی اصولی منظوری مل گئی۔ لیکن اس کے بعد بھی بعض تکنیکی مشکلات کے پیش نظر سٹی ہال سے فوری منظوری حاصل نہ ہوسکی۔

(رسالہ النداء اپریل تا ستمبر 1992ء صفحہ 10)

بالآخر مسجد کی تعمیر کا permit مؤرخہ 14/ جولائی 1989ء کو ملا اور اس کے کچھ عرصہ بعد مؤرخہ 7، ستمبر 1989ء کو اجتماعی دعا کے بعد مسجد کی تعمیر کے کام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مسجد کی تعمیر پر کُل 4 ملین ڈالرز خرچ ہوئے۔

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا صفحہ 160)

تعمیر کے طریق کار کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ مسجد کی تعمیر کا کام کسی ٹھیکیدار کے سپرد نہ کیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ تعمیر کے کام کی نگرانی کرنے کے لئے جماعت میں سے ہی ایک پراجیکٹ مینجر مقرر کیا جائے۔ اس سے دیگر فوائد کے علاوہ ایک بڑا فائدہ یہ نظر آرہا تھا کہ کینیڈا میں آئندہ مساجد تعمیر کرنے کے لئے احمدی احباب کو تجربہ حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کام کے لئے مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب تعمیر کے مینجر مقرر ہوئے جبکہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کے ذمّے کمپنیوں سے معاملات طے کرنے اور materials فراہم کرنے کا کام سپرد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے قریباً ایک سال اس خدمت کو سرانجام دیا جس دوران کھودائی، بنیادیں اور دیواریں تعمیر ہوئیں۔ پھر اگست 1990ء میں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کو بطور پراجیکٹ مینجر مقرر کر دیا گیا۔

(رسالہ النداء اپریل تا ستمبر 1992ء صفحہ 11)

مسجد کا ڈیزائن

ابتدائی ڈیزائن کے مطابق مسجد کے لئے سفید اینٹوں کی عدم فراہمی کے باعث مجبوراً زرد رنگ کی اینٹیں استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن یہ بات تسلی بخش نہ تھی۔ کیونکہ مسجد کے لئے سفید رنگ نہ صرف جاذب نظر ہوتا بلکہ مسجد کی زمین سے ملحق شاہراہ سے نہایت خوبصورت لگتا اور سورج کے غروب ہونے کے بعد بھی دیر تک مسجد دکھائی دیتی۔ چنانچہ مسجد کے پراجیکٹ مینجر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہی پریشانی لاحق تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کینیڈا میں تشریف آوری پر حضورؒ کے اعزاز میں ٹورانٹو میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم چوہدری صاحب کی گفتگو ان کے سامنے بیٹھے ہوئے مہمان سے شروع ہوئی۔ باتوں باتوں میں بریمٹن شہر میں خوبصورت نئے چرچ کا ذکر ہوا جو مکمل طور پر سفید تھا۔ اس پر مہمان نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ وہ CanMar کمپنی کا مالک تھا اور اس چرچ میں precast concrete کا ٹھیکہ اسی کے فرم کے پاس تھا۔ چوہدری صاحب بیان کرتے ہیں ''میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں نے اسے بتایا کہ ہم اپنی مسجد کے لئے سفید precast کی تلاش میں ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ میں آپ کے لیڈر (یعنی حضرت امام جماعت احمدیہ) اور آپ کی جماعت کے نظم وضبط سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں آپ کو بہت ہی اچھی قیمت دے سکتا ہوں۔'' چنانچہ اس کمپنی سے معاہدہ ہوا اور اینٹوں کی نسبت بہت کم قیمت پر نہایت خوبصورت precast سے مسجد کی تعمیر کی گئی اور لطف کی بات یہ تھی کہ جہاں اس کمپنی نے چرچ کی تعمیر کے لئے 35 ڈالر فی مکعّب فٹ وصول کیا، وہاں مسجد کے لئے 21 ڈالر کے حساب سے دیا۔

(رسالہ النداء اپریل تا ستمبر 1992ء صفحہ 10)

مسجد کی گنبدوں کی تعمیر کے پیچھے ایک طویل اور دلچسپ داستان ہے۔ آرکیٹیکٹ کے نقشہ جات کے مطابق گنبدوں کو fiberglass سے بنانا مقصود تھا تاہم جب عملاً اس material کے متعلق معلومات لی گئیں تو معلوم ہوا کہ موجودہ وسائل وصورتحال کے پیش نظر یہ ناممکن تھا۔ چنانچہ مختلف تعمیری سامانوں پر غور کیا گیا۔ ایسا material درکار تھا جس کی دیکھ بھال بہت ہی کم کرنی پڑے اور جسے رنگ وغیرہ نہ کرنا پڑے۔ چنانچہ دافع زنگ فولاد (stainless steel) کی طرف توجہ مبذول ہوئی اور اسی material سے گنبد تیار کئے گئے جبکہ اس سے قبل کبھی بھی اتنے بڑے گنبد نہ بنائے گئے تھے۔ دافع زنگ فولاد میں nickel کی دھات استعمال ہوتی ہے اور حسن اتفاق سے nickel کی مصنوعات بنانے والوں کی ایسوسی ایشن کا مرکز کینیڈا میں ہے جو ایک رسالہ Nickel Magazine شائع کرتے ہیں۔ انہوں نے فخر سے مسجد کے گنبدوں کی رنگین تصاویر اپنے رسالے کے سرورق پر نصب کیں اور ان کے نزدیک یہ پہلا موقع تھا جبکہ دافع زنگ فولاد کا اتنا بڑا گنبد کسی بھی عمارت پر سجایا گیا۔

(رسالہ النداء اپریل تا ستمبر 1992ء صفحہ 10)

آج مسجد بیت الاسلام کو دیکھنے والے تمام احباب برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ مسجد کا سفید رنگ اور چاندی رنگ کے دونوں گنبد خوبصورتی اور سادگی کا ایک حسین اور شاندار امتزاج پیش کرتے ہیں اور دور دور سے بھی یہ مسجد جاذب نظر اور دلکش دکھائی دیتی ہے۔ مسجد کا ڈیزائن کچھ اس طرح ہے کہ جس زاویے سے بھی اسے دیکھا جائے اس کی خوبصورتی ایک اَور رنگ میں ابھر کر آتی ہے۔

تعمیر کے دوران نصرت الٰہی کے نظارے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والوں کو الٰہی نصرت کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے دوران متعدد ایمان افروز واقعات رونما ہوئے۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''اس پراجیکٹ پر کام کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے جماعت پر بے پایاں فضل اور احسانات کے جلووں کو بارش کی طرح برستے پایا۔ تعمیر کے دوران بعض امور اور نقشہ جات وغیرہ کی منظوری کے سلسلہ میں بعض ایسی رکاوٹیں حائل ہو جاتی رہیں کہ بظاہر لگتا تھا ان کا ہٹنا ناممکن ہے اور نتیجۃً جماعت کو یا تو بہت زیادہ خرچ کرنا پڑتا جس کے لئے مسجد کے مخصوص فنڈز ناکافی تھے یا بصورت دیگر کام روک دینا پڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ غیب سے ایسے سامان پیدا فرماتا رہا کہ زائد خرچ کئے بغیر وہ رکاوٹیں ہٹتی چلی گئیں۔''

(رسالہ النداء اپریل تا ستمبر 1992ء صفحہ 11)

مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم (سابق امیر ومشنری انچارج کینیڈا) بیان کرتے ہیں کہ ''تعمیر مسجد کے دوران بعض ایسے دن بھی آئے کہ جس دن اکاؤنٹ میں کچھ رقم بھی نہ تھی اور بڑے بڑے bill ادا کرنے کی تواریخ بھی قریب آ رہی تھیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے ایسے ہی ایک موقع پر کچھ رقم کی اشد ضرورت تھی اور فوری ضرورت آن پڑی جس سے دل میں بہت ہی درد پیدا ہوا اور ڈھیروں دعائیں کیں کہ اے خدا یہ تیرا گھر بنانے کے لئے ہم تگ ودو کر رہے ہیں۔ ہم تھکے نہیں ہیں اور نہ ہی ہمت ہاریں گے لیکن اس فوری ضرورت کے لئے اپنے حضور سے کچھ بندوبست فرما۔ اسی شام کو ایک شادی کے موقع پر ایک دوست نے بڑی رقم کا چیک میرے ہاتھ میں تھمایا اور کہا کہ مسجد فنڈ میں اپنا وعدہ پورا کر چکا ہوں اور مجھے علم ہوا ہے کچھ مالی تنگی درپیش ہے اس لئے یہ رقم میری طرف سے بطور قرض مسجد کی تعمیر میں استعمال کریں اور جب مجھے ضرورت ہو گی تو میں واپس لے لوں گا۔ جتنی رقم کی ہمیں اشد ضرورت تھی یہ قرض اس رقم کا قریباً نصف تھی۔ فوراً دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے دعا کو شرف قبولیت بخشا ہے اور باقی رقم کا بھی خدا تعالیٰ کچھ نہ کچھ بندوبست فرما دے گا۔ اگلے روز پھر سے ایک بار اسی رحمان اور رحیم کے دروازے پر دستک دی۔ نماز کے بعد دل میں ایک دوست کا نام آیا، کیوں نہ میں ان کو فون پر حالات سے آگاہ کروں۔ چنانچہ میں نے ان کو فون کیا۔ کہ کس طرح ہمیں مالی دقت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ سن کر وہ کہنے لگے کہ آج ہی جتنی بھی رقم میرے پاس موجود ہے وہ بذریعہ چیک آپ کو بھجوا دیتا ہوں۔ اگلے روز جب ان کا چیک مجھے موصول ہوا تو وہ اور اس سے پہلے دوست کی دی ہوئی رقم مل کر اتنی ہوگئی جتنی ضرورت تھی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس میں کسی بندے کا دخل ہوسکتا ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی مدد تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔''

(احمدیہ گزٹ کینیڈا اکتوبر 1992ء صفحہ 38 اردو حصہ)

تعمیر میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والے مخلصین

مسجد کی تعمیر کے مراحل میں کئی مخلصین کو خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ ان کی خدمات کی تفصیل یہاں بیان کرنا موجب تطویل ہو گا تاہم بعض کے اسمائے گرامی بغرض دعا ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ مولانا نسیم مہدی صاحب (امیر ومبلغ انچارج کینیڈا)، چوہدری نصیر احمد صاحب (پراجیکٹ مینجر)، ڈاکٹر نعیم احمد صاحب، ناصر احمد چیمہ صاحب، محمد اشرف ناظر صاحب، محمد حزقیل خان صاحب، صالح محمد منگلا صاحب، خالد احمد مرزا صاحب، شکیل سعید صاحب، مولانا چوہدری منیر احمد صاحب، سعید احمد قمر صاحب، سفیر احمد قریشی صاحب، ملک خالق داد صاحب، نصیر احمد صاحب، امتیاز احمد صاحب، اعجاز احمد صاحب، سید مبارک احمد صاحب، طاہر احمد صاحب، داؤد صوبی صاحب۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا اکتوبر 1992ء صفحہ 53 - 57 اردو حصہ)

مسجد کا افتتاح

آخر مسجد خدا تعالیٰ کے فضل سے تعمیر کے مراحل سے گزرتے ہوئے پائیہ تکمیل کو پہنچی۔ یہ نہایت دیدہ زیب اور شاندار مسجد اُس وقت برّ اعظم امریکہ کی سب سے بڑی مسجد تھی۔

مسجد کے افتتاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح بقیہ صفحہ 10 پر

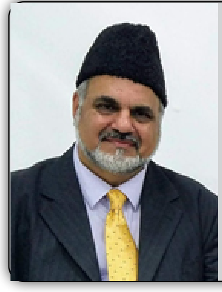

وسیم احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن برازیل

برازیل کی پہلی تاریخی مسجد بیت الاول

برازیل میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1985ء میں مکرم سید محمود احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ برازیل کی کوششوں سے عمل میں آیا 1989ء میں ایک برازیلین احمدی خاتون سسٹر آمنہ کے توسط سے ریو دی جانیرو (Rio de Janeiro) صوبہ کے ایک خوبصورت شہر پیٹروپولس (Petropolis) میں مشن ہاوس کے لئے پہاڑی نما ایک بڑی پراپرٹی خریدی گئی جس میں ہموار زمین بہت کم ہے اور زیادہ تر سرسبز وشاداب پہاڑی علاقہ ہے۔ اس زمین میں پہلے سے ایک پرانی طرز کا مکان بھی موجود تھا جس کے ایک کمرہ میں نمازیں، جمعہ، عیدین اور دوسری تقریبات منعقد کی جاتی تھیں۔ اسی مکان میں ہی آفس، لائیبریری، مہمانوں کا قیام، مربی سلسلہ کی رہائش غرض مشن ہاؤس کی ساری ضروریات پوری کی جاتی تھیں۔ یہ خستہ حال مکان ہر طرف سے اس طرح درختوں، جھاڑیوں اور جڑی بوٹیوں میں چھپا ہوا تھا کہ ایک جنگل کی تصویر پیش کرتا تھا۔ خاکسار جب دسمبر 1993ء میں یہاں آیا تو اس بوسیدہ مکان اور اس کے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ کر اس جگہ کے بارہ میں تفصیلی رپورٹ تیار کی اور یہ میری خوش قسمتی کہ 1994ء میں خود لندن جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت مل گئی مذکورہ رپورٹ میں اس پراپرٹی کی ناگفتہ بہ حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے کسی اور جگہ زمین کی تلاش کا ذکر بھی کیا تھا۔ پیارے آقا نے بعد ملاحظہ مسکرا کر فرمایا ’’کیا ضرورت ہے بیچنے کی اسی کو خوبصورت بنائیں‘‘ خلیفۂ وقت کے مبارک الفاظ سنتے ہی خاکسار نے اپنی رائے کو فی الفور ختم کرتے ہوئے عہد کیا کہ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو حضور انورؒ کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا اور تب سے اس جگہ کو بہتر سے بہتر اور خوبصورت بنانے کے لئے خاکسار نے اپنی پوری صلاحیت کو استعمال کرتے ہوئے کوششیں شروع کر دیں خاکسار کی اہلیہ اور بچوں نے بھی اس جہاد میں بھرپور ساتھ دیا۔

پہلے مرحلہ میں اسی پرانی بلڈنگ کی مرمتیں کروا کروا کر گزارا کرتے رہے لیکن مسجد کی تعمیر کی خواہش ابتداء سے ہی مچلتی رہی جس کے لئے گاہے بگاہے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی لکھتا رہا چنانچہ خاکسار کے ایک خط کے جواب میں 22/ مارچ 2005ء کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اپنے دستخط مبارک سے خط ملا جس میں آپ نے فرمایا کہ:

’’مکرم وسیم احمد ظفر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پاک خواہشات پوری فرمائے۔ خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفا اور خلوص کے ساتھ وابستہ رکھے۔ مقبول خدمت دین کی توفیق پہلے سے بہت بڑھ کر عطاء فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد سے جلد برازیل میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطاء فرمادے۔ آمین۔ والسلام۔ خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس‘‘

میرے لئے یہ وہ تاریخی خط ہے جس میں پیارے آقا کی خواہش اور دعا کی برکت سے باوجود انتہائی ناگزیر حالات کے اس عاجز کو یہ تاریخی مسجد بنوانے کی توفیق ملی۔ یہاں تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا چلوں کہ 1994ء میں خاکسار نے اپنی اہلیہ مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ کے ساتھ لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ان کے دفتر میں ملاقات کی تھی خاکسار کی اہلیہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کرتے ہوئے دعا کے لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں برازیل میں کام کرنے کی توفیق دے اس پر پیارے آقا نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ تاریخی خدمت کی توفیق دے۔‘‘ چنانچہ برازیل کی اس پہلی تاریخی مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے بھی خلیفۂ وقت کی بات پوری ہوگئی۔ الحمدللہ۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔

آہستہ آہستہ اس مکان کی حالت مزید بگڑتی چلی گئی اس پر خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ میرے نزدیک اس کی مرمتیں کرواتے چلے جانے سے بہتر ہے کہ اب اس کو گرا کر اسی جگہ پر اپنی ضرورت کے مطابق باقاعدہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی جائے اس پر 2009ء میں حضور انور کی ہدایت پر کینیڈا سے مکرم رشید احمد ملک صاحب سول انجینئر تشریف لائے اور پراپرٹی کا تفصیلی جائزہ لیا اور انہوں نے بھی خاکسار کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اپنی رپورٹ پیش کر دی چنانچہ حضور انور نے اس کو منظور فرماتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی کہ ’’کونسل سے اجازت لینے کی کاروائی کی جائے‘‘ اس پر میری تو خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی اور پہلی فرصت میں کونسل میں درخواست دے کر پیارے آقا کو بھی رپورٹ کر دی اس پر حضور انور کا 04-01-2010ء کا خط ملا کہ

’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب۔ مبلغ انچارج برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس ملی ہے کہ کونسل میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے درخواست جمع کرادی گئی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اللہ آپ کی مدد ونصرت فرمائے۔ والسلام خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس۔‘‘

اس کے بعد جب خاکسار نے کونسل کے متعلقہ دفتر سے منظوری کے سلسلہ میں رابطہ کیا تو ایکدم دھچکہ سا لگ گیا انہوں نے بتایا کہ ہماری پراپرٹی تو رہائشی علاقہ میں ہے اور یہاں کوئی بھی پبلک بلڈنگ نہیں بن سکتی اس وجہ سے کافی پریشانی ہوئی کہ اگر خدانخواستہ اس جگہ اجازت نہیں ملتی تو معلوم نہیں پھر کب اور کہاں مناسب زمین ملے۔ بہرحال خاکسار نے اس دفتر کے ڈائیریکٹر سے وقت لیا اور ملاقات کی انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور بتایا کہ کئی سال سے ہم اس جگہ پر پرامن طریق سے کام کر رہے ہیں نیز مسجد کی تعمیر کا مقصد بھی بیان کرتے ہوئے اجازت کے لئے درخواست کی انہوں نے اس پر بہت حوصلہ افزاء جواب دیا اور کہا کہ ہم آپ کی جلسہ سالانہ اور دیگر ایکٹیوٹیز کے بارہ میں جو رپورٹس شہر کی اخباروں میں شائع ہوتی ہیں پڑھتے رہتے ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ پرامن لوگ ہیں آپ پراجیکٹ بنا کر دیں تو ہم کونسل کی کیبنٹ میں اس کو زیر غور لائیں گے اس پر مرکز نے مکرم شفیق احمد ملک صاحب مرحوم آرکیٹیکٹ۔ امریکہ کی ڈیوٹی لگائی جنہوں نے بڑی محنت سے ذاتی دلچسپی

لے کر پراجیکٹ تیار کیا جو کونسل میں جمع کروادیا اس کے کچھ عرصہ بعد کونسل کی طرف سے لیٹر ملا جس میں دو نکات اٹھائے گئے تھے ایک یہ کہ اس جگہ میں مسجد کے سائز کے اعتبار سے کتنی کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہو گی دوسرے اس پراپرٹی کی موجودہ داخلہ کی جگہ بہت تنگ ہے اس کا کیا حل ہوگا؟ یہ خط ملتے ہی میں نے مکرم شفیق ملک صاحب سے رابطہ کر کے انہیں مبارکباد دی ملک صاحب نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تو کونسل سے منظوری نہیں ملی۔ میں نے عرض کی کونسل نے یہ دو نکات اٹھائے ہیں جس کا مطلب ہے کہ اگر یہ حل ہو جائیں تو وہ منظوری دے دیں گے ورنہ تو وہ نکات اٹھانے کی بجائے انکار کرتے اس پر شفیق ملک صاحب بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے آپ نے بالکل صحیح سوچا پھر انہوں نے اس پراجیکٹ میں ان نکات کا جواب دیا اور حل پیش کیا جسے دوبارہ کونسل میں جمع کروادیا گیا اور ساتھ ہی حضور انور کو بھی دعا کے لئے لکھا چنانچہ اپنے خط 10-05-2010ء میں حضور انور نے فرمایا ’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب۔ مبلغ انچارج برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس محررہ 19/ اپریل 2010ء ملی ہے جس میں آپ نے بتایا ہے کہ مسجد ومشن ہاؤس کے پراجیکٹس کی تعمیر کی اجازت کے لئے کاغذات دوبارہ جمع کروادئے ہیں۔ کونسل کی طرف سے اٹھائے گئے نکات کو احسن طور پر حل کر دیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ شفیق صاحب کو میرا محبت بھرا اسلام دیں۔ اللہ تعالیٰ مدد ونصرت فرمائے۔

والسلام خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس‘‘

اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد غیر متوقع طور پر کونسل کی طرف سے ہمیں اسی جگہ پر ہی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔ الحمدللہ۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کی دعاوں کو سنا اور اپنی نصرت کا نشان دکھایا چنانچہ یہ اجازت نامہ میئر کے دستخط کے بعد قانونی شکل اختیار کرتے ہوئے 20/ اگست 2010ء میں کونسل کی آفیشل اخبار Diario Oficial Municipio de Petropolis میں شائع بھی ہوگیا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ابتداء سے ہی جماعت احمدیہ کے اپنے سب قریبی ہمسایوں سے بہت اچھے تعلقات ہیں چنانچہ جب کونسل نے ہمسایوں سے پوچھا تو کسی کو بھی اعتراض نہیں تھا بلکہ خوشی کا اظہار کیا ایک نے تو یہاں

مکرم شفیق احمد ملک۔ آرکیٹیکٹ

تک کہا کہ ہمارے لئے مسجد کی ہمسائیگی میں ہونا اب اعزاز کی بات ہے۔

اس اصولی منظوری کے بعد مسجد کی تعمیر کے اصل نقشہ جات کی تیاری اور کونسل سے ان کی منظوری کا کام تھا اس پر بھی مکرم شفیق ملک صاحب نے بھرپور کام کیا آپ نے برازیل کے متعدد وزٹ کئے جگہ اور ضروریات کا بھی تفصیلی جائزہ لیا خاکسار کے ساتھ متعدد ملاقاتیں اور میٹنگز ہوتی رہیں پھر یہاں کے متعلقہ اداروں کا وزٹ کر کے ان سے بات چیت کی۔ یہاں کے موسم اور تعمیرات کا جائزہ بھی لیا غرض تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے پراجیکٹ تیار کیا جسے 2011ء میں خاکسار کو خود لندن جاکر پیارے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت ملی اس یادگار ملاقات میں مکرم اکرم احمدی صاحب آرکیٹیکٹ یوکے بھی میرے ساتھ تھے حضور انور نے باوجود جلسہ سالانہ یوکے کی مصروفیات کے بڑی شفقت کے ساتھ تفصیل سے جائزہ لیا اور اس پراجیکٹ میں کچھ تبدیلیاں کرنے کا ارشاد فرمایا خاکسار نے پیارے آقا سے اس اینٹ پر دعا بھی کروائی جو اس مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے قادیان سے پہلے سے منگوا کر رکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں مکرم شفیق ملک صاحب نے اس پراجیکٹ کو دوبارہ تیار کیا اور پھر آپ کو ہی اسے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کر کے اس کی منظوری لینے کی سعادت ملی اور اس کے مطابق از سر نو فائنل نقشے تیار کرنے کام شروع کر دیا حضور انور کو بھی دعا کے لئے برابر لکھتا رہا 8/ فروری 2012ء کو پیارے آقا نے اپنے خط میں دوبارہ فرمایا کہ ’’اللہ آپ کو جلد سے جلد مسجد بنانے کی توفیق عطاء کرے‘‘ مکرم شفیق ملک صاحب نے حضور انور کی ہدایات اور راہنمائی کی روشنی میں کافی محنت کیساتھ ان نقشوں کو آخری شکل دی اور مرکز کی منظوری سے ایک مقامی خاتون آرکیٹیکٹ Ana Garrido کے توسط سے کونسل میں جمع کروادیا گیا جب خاکسار نے اس کی رپورٹ حضور انور کی خدمت اقدس میں بھجوائی تو اس کے جواب میں 17-04-2012ء کو پیارے آقا کا پرخلوص خط ملا کہ

’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ انچارج برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس ملی ہے کہ برازیل کی پہلی مسجد کی تعمیر کے پراجیکٹ کے سلسلہ میں ایک خاتون آرکیٹیکٹ سے معاہدہ کیا ہے اور ڈرائنگز کو لوکل قواعد و قوانین کے مطابق کونسل میں جمع کروا دی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اس میں برکت ڈالے اور جلد خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دے‘‘۔ (آمین)۔

والسلام خاکسار مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس

چنانچہ مختلف مراحل طے کرتے اور قانونی تقاضے پورا کرتے ہوئے مؤرخہ 06-12-2012ء کو کونسل نے مسجد کی تعمیر کی باقاعدہ منظوری دیتے ہوئے جملہ نقشہ جات پاس کر دیئے جب اس کی اطلاع پیارے آقا کو دی تو آپ کی طرف سے 08-01-2013ء کا لکھا ہوا خط ملا کہ

’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب۔ مبلغ انچارج برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس ملی ہے آپ نے بتایا ہے کہ کونسل کی طرف سے مسجد بیت الاول کی تعمیر کی باقاعدہ اجازت مل گئی ہے۔ ماشاء اللہ۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو مقبول اور مثمر بثمرات حسنہ خدمات کی توفیق عطاء کرے۔

والسلام۔ خاکسار مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس‘‘

اس منظوری کے بعد اگلے مرحلہ میں تعمیر کے کام کو شروع کرنے کے لئے مکرم شفیق ملک صاحب نے برازیل آنے کا پروگرام بنایا لیکن یہاں آنے سے چند روز قبل اچانک اس خادم دین اور خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اس کے بعد مرکز نے مکرم فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کو اس پراجیکٹ کا انچارج بنایا آپ نے برازیل آکر اس سارے پراجیکٹ کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے اس کے کام کو تیزی سے آگے بڑھانا شروع کیا سب سے پہلا اور بڑا کام پہلی بلڈنگ کے سارے سامان کو دوسری جگہ منتقل کرنا اور اس کو گرانا تھا اور اس کی بھی کونسل سے منظوری درکار تھی چنانچہ مسلسل کوشش اور انتھک محنت کے بعد یہ مرحلہ بھی کامیابی کے ساتھ طے ہوگیا لیکن میں پھر کہوں گا کہ ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر حضور انور کی دعائیں شامل حال رہیں چنانچہ خاکسار کی ایک رپورٹ کے جواب میں حضور انور نے اپنے خط 05-08-2013ء میں فرمایا

’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب۔ مبلغ انچارج برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس ملی ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ برازیل میں جماعت کی پہلی تاریخی مسجد کی تعمیر کا پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اس پراجیکٹ میں برکت ڈالے۔ اللہ تعالیٰ تمام رکاوٹوں کو دور فرمائے اور خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

والسلام خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس‘‘

مکرم فلاح الدین شمس صاحب کی زیر نگرانی یہ کام آگے بڑھتا گیا اس دوران آپ مسلسل امریکہ سے آکر وزٹ کرتے رہے اور جملہ کاموں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اپنے تجربات کی روشنی میں ہدایات دیتے رہے ان کے ساتھ بھی لمبی اور تفصیلی میٹنگز ہوتی رہیں۔ ساتھ ساتھ حضور انور کو بھی پراجیکٹ سے اپڈیٹ کرتا رہا اور دعا کی بھی درخواست کرتا رہا مؤرخہ 02-01-2014ء کو پیارے آقا نے اپنے خط میں فرمایا

’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب۔ مبلغ برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ملا ہے۔ آپ نے تحریر کیا ہے کہ مسجد برازیل کا پراجیکٹ شروع ہے۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور جلد خوبصورت مسجد کی تکمیل کی توفیق عطاء کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد و نصرت فرمائے۔‘‘

والسلام۔ خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس‘‘

آغاز میں ہمیں اس کی تعمیر کے کنٹریکٹ کے لئے کافی مشکلات کا سامنا تھا جس کے لئے بھرپور کوششیں کی جارہی تھیں ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے بھی خاکسار نے حضور انور کی خدمت اقدس میں لکھا چنانچہ 27-02-2014ء کو ایک خط میں پیارے آقا نے فرمایا

’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب۔ مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس ملی ہے کہ مسجد کی تعمیر کے لئے مناسب کنٹریکٹر کی تلاش ہے اور اس میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور تمام رکاوٹوں اور مشکلات کو دور فرمائے (آمین)‘‘ والسلام۔ خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس‘‘

چنانچہ ان کوششوں اور دعاؤں کی وجہ سے جلد کنٹریکٹ بھی سائن ہوگیا یہ ایک ایسا جذباتی لمحہ تھا جس کی خوشی کا اندازہ لگانا مشکل ہے جب اس کی اطلاع حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دی تو پیارے آقا کی طرف سے بہت ہی پیار اور دعاؤں سے مزین جواب ملا آپ نے اپنے خط محررہ 21-04-2014ء میں فرمایا:

’’پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ انچارج برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس ملی ہے آپ نے اطلاع دی ہے کہ برازیل میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مناسب قیمت پر ایک کمپنی سے کنٹریکٹ ہوگیا ہے۔ ماشاء اللہ۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے اور تعمیر کو خوش اسلوبی کیساتھ سرانجام دینے کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص اور وفا میں اضافہ فرمائے‘‘

والسلام خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس

برازیل میں حضور انور کی منظوری سے مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب کو انچارج مقرر کیا گیا۔ کونسل سے روابط، پراجیکٹس کی تیاری اور بہت سے دیگر امور میں مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل کو خاص خدمت کی توفیق ملی اسی طرح مرکزی نمائندگان کے بیشمار دوروں اور اس مسجد کی تعمیر کے دوران مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ نے ضیافت کے شعبہ میں مسلسل نمایاں خدمت سرانجام دی۔ کچھ عرصہ کے لئے مکرم شاہد ملک صاحب کو بھی امریکہ سے آکر نگرانی کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ سب رضاکاروں کو جزائے خیر عطاء کرے۔ آمین

خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اس مسجد کا نام تجویز کرنے کی درخواست کی تھی جس پر آپ نے فرمایا کہ ’’بیت الاول رکھ لیں‘‘۔

عطایا جات

اس مسجد کے لئے سب سے پہلا عطیہ دینے کی سعادت مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ کے حصہ میں آئی یہ 1995ء کی بات ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یورپ میں مساجد کی تعمیر کے ضمن میں ایک تحریک پر انہوں نے اپنی شادی والا سارا زیور پیش کر دیا اس پر خود حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دستخط مبارک سے تحریر کردہ خط محررہ 14-06-1995ء میں فرمایا

’’عزیزہ مکرمہ انیلہ وسیم ظفر صاحبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مساجد فنڈ میں جو زیورات آپ نے پیش کیے ہیں اسے وہیں برازیل مشن کے لئے رکھیں۔ آپ کی یہ قربانی بہت قابل قدر ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ قبول فرمائے آپ کو صحت دے اور بچوں کو نیک خادم دین بنائے۔

والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد۔ خلیفۃ المسیح الرابع۔‘‘

برازیل میں جماعت بہت چھوٹی تھی اس لئے جملہ فنڈز مرکز سے آنے تھے خاکسار کی خواہش اور کوشش تھی کہ کسی طرح مرکز پر کم سے کم بوجھ ڈالا جائے اس کے پیش نظر خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں خاکسار کے بہت سے رشتہ دار۔ دوست اور ملنے والے ہیں اس لئے ان سے عطایا جات لینے کی اجازت دے دی جائے اور ساتھ ہی یہ کہ مسجد فنڈ کے نام سے بینک میں ایک الگ اکاونٹ کھولا جائے اور جو بھی عطایا جات ہوں وہ اس میں الگ سے جمع ہوتے رہیں چنانچہ پیارے آقا نے اس کی منظوری عنایت فرمادی اور پھر خاکسار نے اس کے مطابق فنڈز کے لئے بھی کوشش شروع

کر دی۔ انہی دنوں خاکسار نے امریکہ میں اپنے ایک قریبی دوست مکرم ڈاکٹر سیّد وسیم احمد صاحب سے بھی اس امر کا ذکر کیا جن کے تعلقات کا دائرہ کافی وسیع ہے اور میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر اس سلسلہ میں کام کیا چنانچہ ان کے توسط سے ہی امریکہ کے ایک مخلص نوجوان دوست مکرم کریم احمد صاحب نے اکیلے ہی برازیل کی اس پہلی تاریخی مسجد کی تعمیر کے تمام اخراجات دینے کا وعدہ کر دیا۔ الحمد للہ۔ خاکسار نے خود بھی ان سے تفصیلی بات کی اور موٹے طور پر اندازاً خرچ کی بابت بھی اپڈیٹ کیا اس پر انہوں نے بھی یہی کہا کہ اچھی خوبصورت مسجد بنائیں اور خرچ کی فکر نہ کریں وہ مطلوبہ رقم مہیا کر دیں گے خاکسار ان کی عاجزی، جذبہ اخلاص اور قربانی کی روح سے بہت متاثر ہوا اور ان کی خواہش حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض کارروائی و منظوری بھجوا دی اس کے جواب میں حضور انور کی طرف سے بہت ایمان افروز جواب ملا جس میں آپ نے نظام جماعت کو مقدم رکھتے ہوئے فرمایا کہ

"ایک تو وہ اپنا وعدہ مکرم امیر صاحب امریکہ کی معرفت بھجوائیں اور دوسرے یہ لکھ کر دیں کہ اس وعدہ کے نتیجہ میں ان کے لازمی چندہ جات میں کمی نہیں آئے گی۔"

چنانچہ اس اہم ہدایت کے مطابق کارروائی کی گئی اور یوں برازیل کی اس پہلی تاریخی مسجد کی تعمیر کے تمام تر اخراجات مکرم کریم احمد صاحب کو دینے کی سعادت ملی اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے رزق۔ ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالتا چلا جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی یہ خواہش بھی پوری کر دی کہ مرکز پر بوجھ ڈالے بغیر اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ الحمد للہ

سب قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے صلاح مشورہ کے بعد اس تاریخی مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے 7/ جون 2014ء کا دن منتخب کیا گیا اور پیارے آقا کی خدمت اقدس میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست بھی کی اس پر حضور انور نے فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں سنگ بنیاد کی تقریب کو ہر لحاظ سے مبارک کرے، مسجد کی تعمیر کے تمام مراحل جلد مکمل ہوں اور مسجد کی تعمیر سے اس ملک میں تیزی سے اسلام احمدیت کا نفوذ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔"

7/ جون 2014ء ہفتہ کا دن برازیل کی تاریخ میں ایک یادگار دن بن گیا جب اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں اور بے پناہ رحمتوں کو سمیٹتے ہوئے خلافت احمدیہ کی بابرکت راہنمائی کے سایہ اور دعاؤں کے حصار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں نے دنیا کے ایک بڑے وسیع و عریض رقبہ پر پھیلے ہوئے ملک برازیل میں خدا تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا گاڑتے ہوئے جماعت احمدیہ کی پہلی تاریخی مسجد بیت الاول کی تعمیر کے لئے باقاعدہ سنگ بنیاد کی انتہائی پروقار تقریب منعقد کی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخی مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب سابق مبلغ انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنا "نمائندہ خصوصی" مقرر فرمایا چنانچہ آپ نے حضور انور کی نمائندگی میں پرسوز دعاؤں کیساتھ وہ پہلی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی جس پر حضور انور نے دعا کی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ برازیل کے لئے یہ بھی بہت سعادت اور اعزاز کی بات ہے کہ پیارے آقا نے اس تاریخی موقع کی مناسبت سے انتہائی ایمان افروز پیغام بھی بھجوایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

"جماعت احمدیہ برازیل کو پہلی مسجد "بیت الاول" کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق بھی مل رہی ہے اور اس کی مناسبت سے آپ نے جلسہ سالانہ کا موضوع خدا کا گھر رکھا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اقدام کو مبارک فرمائے اور آپ کو بڑی اچھی اور خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق بخشے۔ یاد رکھیں مسجد خدا کا گھر ہے اور اس کی تعمیر کا مقصد یہی ہے کہ اس سے اللہ کا ذکر بلند ہو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ مسجد کی تعمیر یہ احساس دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی پوری کوششوں کو بروئے کار لایا جائے اور ایسے لوگ پیدا ہوں جو اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ عبادت گاہ کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے اس کی عبادت کرنے والے آئیں۔ تمام انبیاء جو آئے ہیں انہوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا سے تعلق پیدا کریں۔ اس کی عبادت اور پھر مخلوق خدا سے ہمدردی کا تعلق رکھیں اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔ ہر نبی نے خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی ہے۔ مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ امن کی تعلیم دی ہے اور آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ جہاں بھی مساجد تعمیر کرتی ہے اس کا اولین مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کا پیغام، مخلوق کا حق ادا کرنے کا پیغام اور امن کا پیغام ہر ایک کو دیا جائے۔ پس آپ نے یہ تمام حقوق ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کا تعارف بھی بڑھ جاتا ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔"

(ملفوظات جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 119)

یہ بھی یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کی مساجد سب عبادت کرنے والوں کے لئے کھلی ہیں۔ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا یہاں آ کر اپنی عبادت کر سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نجران سے ایک عیسائی وفد مدینہ آیا جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو انہوں نے اجازت چاہی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی مسجد نبوی میں ہی اپنی عبادت کر لیں۔ تو جماعت احمدیہ کی مساجد تمام مذاہب کی عبادت کے لئے کھلی ہیں۔ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں۔ ہم کسی کو بھی جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے آتا ہے روک نہیں سکتے۔ پس یہ مقاصد ہیں مساجد کی تعمیر کے اور آپ کی اس مسجد کو یہ مقاصد پورے کرنے چاہئیں۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند ہو۔ حیّ علی الصّلوۃ کی آواز پر تمام کاروبار اور تجارتیں بھول کر عبادت کے لئے جمع ہو جاؤ۔ امن کا پیغام اس مسجد سے تمام ملک میں پھیلے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آپ کو دینی اور روحانی ترقیات سے نوازے اور حقیقی عبادت گزار بنائے۔ (آمین)

سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانان کرام نمائندہ خصوصی کے ہمراہ

والسلام۔ خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس۔
(31-05-2014ء)"

سنگ بنیاد کی اس تاریخی تقریب میں مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے 100 سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں دو کونسلرز جناب Luizinho Sorriso اور جناب Reinaldo Meireles نیز مختلف گرجوں کے پادری صاحبان بھی شامل تھے جن میں شہر کے معروف پادری جناب Volney BerkenBrock کی شمولیت خاص طور پر قابل ذکر ہے جو اپنے گرجا اور شہر کے بہترین پرنٹنگ پریس کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔

سنگ بنیاد کی تقریب کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور مختلف بینرز سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اس مبارک تقریب کی صدارت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ خصوصی مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے کی۔ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے علاوہ تراجم کے فرائض بھی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد ثاقب صاحب نے کی جس کا پرتگیزی میں ترجمہ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے پیش کیا جس کے بعد مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھا اور اس کا پرتگیزی میں ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا اس کے بعد خاکسار (وسیم احمد ظفر۔ مبلغ انچارج) نے پیارے آقا کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر اپنی تقریر میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس مسجد کی تعمیر کے پراجیکٹ کی توفیق دی اسی طرح دیگر ممالک سے آنے والے اور لوکل مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا جو دور و نزدیک سے تشریف لائے اور اس تقریب کو رونق بخشی۔ اس کے بعد خاکسار نے مسجد کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اس مسجد میں مردوں اور عورتوں کے لئے دو ہال ہیں ہر ہال میں کم وبیش 80 نمازیوں کی گنجائش ہے اس کے علاوہ دفتر۔ لائبریری اور مبلغ سلسلہ کی رہائش گاہ بھی ہے مسجد میں داخلہ کے لئے مردوں اور عورتوں کے الگ الگ راستے ہیں۔ سیڑھیوں کے علاوہ ایک ریمپ بھی بنایا گیا ہے تا کہ جو سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے اور

سنگ بنیاد کی تقریب

وہیل چیئر والے افراد بھی بآسانی مسجد میں آجا سکیں نیز معذور افراد کے لئے ایک سپیشل باتھ روم بھی بنایا گیا ہے۔ کونسلرز اور دو پادریوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ایک کونسلر جناب Sorriso Luizinho نے جماعتی خدمات کے اعتراف میں خاکسار کو ایک اعزازی سرٹیفکیٹ بھی پیش کیا اور مسجد کی تعمیر پر جماعت کو مبارکباد پیش کی۔ مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے اپنی تقریر میں مسجد کی اہمیت بیان کرنے کے علاوہ اس پراجیکٹ کے حوالہ سے بعض اہم باتیں بتائیں۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے حاضرین سے اپنے مخصوص دلکش انداز میں اختتامی خطاب فرمایا اور بتایا کہ حقیقی اطمینان قلب خدا کی عبادت سے ہی مل سکتا ہے آپ نے سب کو وہ اینٹ بھی دکھائی جس پر حضور انور نے دعا کی ہوئی تھی اور وہ اینٹ بھی جو قادیان سے منگوائی گئی تھی اور اس پر بھی پیارے آقا نے دعا کی ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ برازیل نے اس تاریخی موقع کی یادگار کے طور پر ایک سپیشل گھڑی اور پن تیار کروائے تھے چنانچہ مہمانان خصوصی کی خدمت میں گھڑی اور پن اور باقی سب شرکاء کو پن کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

بعد ازاں آخر وہ گھڑی آ گئی جس کا مدت سے انتظار تھا وہ خواب جو خاکسار نے برازیل پہنچتے ہی دیکھا تھا اس کی تعبیر کو پاتے ہوئے دل کی جو عجیب جذباتی کیفیت تھی کوئی بھی الفاظ اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ تمام حاضرین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ خصوصی کی قیادت میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اس جگہ گئے جہاں بنیاد میں اینٹیں رکھی جانی تھیں سب سے پہلے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے انتہائی پرسوز دعا کیساتھ پیارے آقا کی نمائندگی میں اینٹ رکھی جس کے بعد خاکسار (وسیم احمد ظفر۔ نیشنل صدر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل) نے قادیان سے منگوائی گئی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی اس کے بعد مکرم مولانا شمشاد احمد ناصر صاحب، نمائندہ جماعت احمدیہ امریکہ، مکرم فلاح الدین شمس صاحب انچارج مسجد پراجیکٹ، مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برازیل، مکرم ندیم احمد طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برازیل، مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب انچارج پراجیکٹ برازیل، عزیزہ آئلہ کنول ظفر واقفہ نو، عزیزم تکریم احمد ظفر واقف نو کو اینٹ رکھنے کی سعادت ملی بیرونی ممالک سے آنیوالے دیگر مہمانوں میں اینٹ رکھنے کی سعادت پانے والوں میں کینیڈا سے مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، مکرمہ آنسہ مرزا صاحبہ، مکرمہ خولہ میاں صاحبہ، امریکہ سے مکرم ظریف احمد صاحب، مکرمہ امۃ المتین ظریف صاحبہ، مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب اور یوکے سے مکرم سمیر احمد صاحب شامل ہیں۔ بعض ممبرز، لوکل مہمانوں اور دیگر افراد نے بھی بہت خوشی کا اظہار کرتے اور اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہوئے اینٹ رکھی۔ آخر میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد سب کی خدمت میں مٹھائی تقسیم کی گئی جو خاکسار کے ماموں مکرم عبد الحمید صاحب (شاہین سویٹس) نے بطور خاص امریکہ سے بھجوائی تھی جس کے بعد سب کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا جو مشن ہاؤس میں ہی مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ نے اپنی ٹیم کیساتھ تیار کیا تھا۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں بھی فرمایا تھا کہ اس مسجد کے قیام کا ایک مقصد بندوں کے حقوق کا قیام بھی ہے چنانچہ اس تاریخی اور یادگار موقع پر شکرانے کے طور پر غریب فیملیز کے لئے اشیاء خورد و نوش کے 120 پیکٹس بھی تقسیم کئے گئے جو ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے علاوہ مندرجہ ذیل افراد کی طرف سے پیش کئے گئے۔ برازیل سے وسیم احمد ظفر، انیلہ ظفر، ندیم احمد طاہر، اعجاز احمد ظفر، ناعمہ وسیم، آئلہ کنول ظفر، تکریم احمد ظفر، طاہرہ ثمینہ، عقیلہ یاسمین، از طرف مکرم مولوی محمد شریف صاحب مرحوم، از طرف مکرم ڈاکٹر سید محمود احمد صاحب مرحوم، از طرف سسٹر آمنہ مرحومہ، از طرف ڈاکٹر سمیع اللہ ریاض صاحب مرحوم، امریکہ سے، صادقہ بیگم صاحبہ، عائشہ سلام حمید صاحبہ، قانتہ ذیشان صاحبہ امۃ المتین ظریف صاحبہ، ثمرہ سعدیہ صاحبہ، امۃ الحئی صاحبہ اور سارہ نیاز صاحبہ۔ یہاں کی دو لوکل اخبارات میں فوٹوز کے ساتھ اور دو ٹیلی ویژن چینلز میں انٹرویو کی شکل میں بھی اس تقریب کی کوریج ہوئی ایک چینل کے اسٹوڈیو میں کم و بیش 30 منٹ کا ایک لائیو انٹرویو بھی نشر کیا گیا جس میں خاکسار کے علاوہ امریکہ سے آئے ہوئے مہمانان کرام مکرم مولانا شمشاد احمد ناصر صاحب اور مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب نے بھی شرکت کی جس میں اسلام اور احمدیت کے تعارف کے علاوہ مسجد کی اہمیت اور غرض و غائیت کے بارہ میں تفصیل سے گفتگو ہوئی۔

مسجد کے سنگ بنیاد کے بعد اس کی تعمیر کا باقاعدہ کام شروع ہوگیا ہمارا اس طرز کی تعمیر کا پہلا تجربہ تھا اس لئے کئی قسم کی چیلنجز سامنے آتے رہے جن سے نمٹنے کے لئے ہر ممکن کوشش۔ تدبیر اور دعا کیساتھ کام آگے بڑھتا رہا پیارے آقا کو بھی دعا کے لئے خطوط لکھنے کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ پیارے آقا کے جوابات اور پرخلوص دعاؤں سے جہاں حوصلہ بڑھتا رہا وہاں سب رکاوٹیں اور پریشانیاں بھی دور ہوتی رہیں۔ 4/ اگست 2014ء کو بھی پیارے آقا کے دستخط مبارک سے خط ملا

”پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر۔ مبلغ انچارج برازیل السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی فیکس ملی آپ نے برازیل میں جماعت کی مسجد کی تعمیر کے پراجیکٹ میں کامیابی کے لئے دعا کے لئے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور تعمیر کے تمام مراحل بخیر و خوبی طے ہوں اور ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق عطاء فرمائے اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد و نصرت فرمائے۔

والسلام خاکسار۔ مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس“

کم و بیش دو سال کے عرصہ میں 2016ء میں یہ مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچی مکرم منظور رحمان صاحب (انجینئر) نے امریکہ سے آ کر تفصیلی جائزہ لیا اور معائنہ کے بعد اس تعمیر پر تسلی کا اظہار کیا اس کے بعد جو چند امور رہ گئے تھے ان کی انجام دہی کے لئے مرکز سے مکرم فائز احمد صاحب (آرکیٹیکٹ) بھی تشریف لائے اور کچھ ہفتے قیام کر کے اپنی نگرانی میں کام کروایا جب خاکسار نے مسجد مکمل ہونے کی رپورٹ مع فوٹوز پیارے آقا کی خدمت اقدس میں بھجوائی تو اس پر 3/ جون 2016ء کو دفتر تبشیر لندن کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ آپ کی رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

”ماشاء اللہ۔ خوبصورت مسجد بنی ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ سے ہمیشہ سے ہی یہ پیار کا سلوک ہے کہ خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے تائیدی ہوائیں چلا دیتا ہے اور انہوں نے کام بھی ہو کر رہتے ہیں جن کے نمونے خلافت کی برکات کے شکل میں ہم دیکھتے رہتے ہیں جن سے خلافت کیساتھ وابستگی اور ایمان میں اضافہ ہوتا ہے چنانچہ اس مسجد کے تعلق میں بھی چند باتوں کا ذکر کر دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بہت پہلے اپنے ایک خطاب میں فرمایا تھا (اس کی آڈیو ریکارڈنگ محفوظ ہے) کہ برازیل میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے چھوٹی جگہ نہیں بلکہ بڑی زمین لینی ہے چنانچہ آپ کے مبارک الفاظ یہ ہیں کہ ”برازیل میں بڑی دیر سے ہم منتظر تھے کہ وہاں مشن قائم کیا جائے جنوبی امریکہ میں ایک بھی مشن نہیں تھا جماعت احمدیہ کا پہلے سے احمدی کچھ پہنچے ہوئے تھے لیکن مشن کہیں قائم نہیں تھا چنانچہ خدا کے فضل سے برازیل میں پہلا مشن قائم ہو گیا ہے اور اب ہم وہاں وسیع زمین کی تلاش کر رہے ہیں جہاں ان شاء اللہ نہایت ہی شاندار مسجد اور مشن ہاؤس قائم ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے تو ارادہ یہ ہے کہ اتنی وسیع زمین ہو کہ بہت سے احمدی خاندانوں کو بھی وہاں آباد کیا جا سکے ایک احمدی گاؤں بن جائے اور امکانات وہاں ہیں اس کے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی فضلوں کی بارش ہو رہی ہے ایسے احسانات خدا نازل فرما رہا ہے ہم پر کہ ہر روز ہم خدا کے اس وعدے کو پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ ان ارض اللہ واسعة۔ عام زمینیں دنیا کی تو دو طرفوں میں پھیلتی ہیں لیکن خدا کی زمین تو شش جہات میں پھیل رہی ہے ہر لحاظ سے ہر پہلو سے خدا کی زمین کو ہم پھلتا ہوا دیکھ رہے ہیں“ چنانچہ باوجود اس کے کہ یہاں بہت ہی چھوٹی سی جماعت تھی اور اتنی بڑی پراپرٹی کی ضرورت نہیں تھی لیکن غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کی خواہش کو پورا فرمانے کے سامان پیدا فرما دئے۔

دوسرے جیسا کہ خاکسار نے اس جگہ کے بارہ میں بتایا تھا کہ بالکل جنگل لگتا اور پھر یہ جگہ تھی بھی ایک چھوٹے سے شہر میں چنانچہ بہت سے اور لوگ بھی یہ رائے دیتے رہے کہ اس پراپرٹی کو بیچ کر کسی اور جگہ زمین دیکھی جائے اس بارہ میں مرکز کی ہدایت پر کئی بار کوششیں بھی ہوتی رہیں لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہی جگہ منتخب کی جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے چنی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس پراپرٹی کے ضمن میں ”خوبصورت“ کا لفظ استعمال فرمایا تھا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تو خاکسار کے نام اپنے متعدد خطوط میں فرمایا تھا کہ ”اللہ تعالیٰ خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دے“ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوبصورت مسجد ہی بنی ہے یہ بھی عجیب حسن توارد ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کے دوسرے دن کے خطاب میں مساجد کے ضمن میں بھی خوبصورت کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اس سال برازیل میں مسجد بیت الاول کی تعمیر مکمل ہوئی۔ وہاں کی یہ پہلی مسجد ہے اور بڑی خوبصورت دو منزلہ مسجد ہے“ (الفضل انٹرنیشنل 23/ ستمبر 2016ء صفحہ 20) اور ہر کوئی جب اس مسجد کا وزٹ کرتا ہے تو اس کی خوبصورتی کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ سب خلافت احمدیہ کی برکات ہیں ہم سب خوش قسمت جو اس کا حصہ ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اور ہماری نسلوں در نسلوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔

اس مسجد کی تعمیر سے جہاں جماعت کی ضروریات پوری ہوئی ہیں وہاں شہر کی زینت میں بھی ایک خوبصورت اضافہ ہے جس کا اظہار یہاں کے لوگ کرتے رہتے ہیں اور یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اب کونسل کی طرف سے یہ مسجد آفیشل طور پر اس شہر کے ٹورزم ڈیپارٹمنٹ میں بھی داخل ہوگئی ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ چنانچہ دوسری جگہوں سے لوگ اس شاہی شہر کے وزٹ کے لئے آتے ہیں تو ان میں سے کئی افراد انفرادی طور اور گروپس کی شکل میں بھی اس مسجد کے وزٹ کے لئے آتے رہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کے نور سے یہاں کے لوگوں کے دلوں کو بھی منور کر دے اور یہ حقیقت میں ایک خدا کو پہچاننے والے بن جائیں۔ آمین

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد امدادی پیکٹ کی تقسیم

عامر نفیس ۔ نمائندہ الفضل آن لائن گوئٹے مالا

گوئٹے مالا کی پہلی مسجد بیت الاول

چوہدری محمد الیاس صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب پٹرولیم انجینئر تھے،ان کے والد صاحب واقعہ ساہیوال میں اسیر ہوئے۔ مکرم محمد الیاس صاحب نےحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں تحریر کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ساہیوال کے اسیران کو رہائی عطا فرمائے تو وہ ان سات اسیران کی یاد میں سات احمدیہ مشن قائم کریں گے۔

جب مکرم محمد الیاس صاحب اپنے کاروبار کے سلسلہ میں 1986ء میں گوئٹے مالا تشریف لائے تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے مکرم وسیم سید صاحب آف امریکہ کو بلوایا اور ان کے ذمہ مسجد و مشن ہاؤس کی جگہ تلاش کا کام سپرد کیا۔

مکرم وسیم سید صاحب نے گوئٹے مالا کی ایک لوکل فیملی کے ساتھ مل کر پین امیریکن روڈ پر جو میکسیکو اور گوئٹے مالا کی سرحد کو ملاتی ہے، ڈیڑھ ایکڑ کی زمین ستمبر 1988ء میں خریدی۔ جب یہ زمین خریدی گئی تو اس جگہ جنگل تھا۔

نومبر 1988ء کو مکرم وسیم سید صاحب نے اس مسجد کا نقشہ ایک مشہور آرکیٹیکٹ روبرٹو بیانکی سے تیار کروا کر لندن جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا،حضور رحمہ اللہ نے کچھ بنیادی تبدیلیوں کے بعد یہ نقشہ منظور فرما کر اس کا نام ’’بیت الاول‘‘ تجویز فرمایا،یہ نہ صرف گوئٹے مالا بلکہ سنٹرل امریکہ کی پہلی مسجد ہے۔

مسجد کی تعمیر کی نگرانی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے برازیل سے مکرم اقبال احمد نجم صاحب مبلغ سلسلہ کو گوئٹے مالا بھجوایا، جو 14؍جنوری 1989ء کو گوئٹے مالا پہنچے۔انہوں نے 6؍فروری 1989ء کو دعا کے ساتھ کام کا آغاز کروایا، پہلے مرحلے میں جگہ کی درستگی کی گئی، مارچ 1989ء میں لوکل انجینئر فلیپ کوخولون نے باقاعدہ تعمیر کا کام شروع کیا۔ مستریوں اور مزدوروں سے اوور ٹائم لگوا کر 3؍جولائی 1989ء سے قبل کام مکمل کروا لیا گیا۔ یہ ایک معجزہ ہے، کیونکہ ان دنوں میں گوئٹے مالا میں بہت بارشیں ہوتی ہیں۔ بارشوں کے موسم میں مسجد اور مشن ہاؤس کا کام تین ماہ میں مکمل ہونا کسی معجزہ سے کم نہ ہے۔

جب فروری 1989ء میں تعمیر کا کام شروع ہوا تو لندن سے مکرم مبارک احمد ساقی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب نے اطلاع بھجوائی کہ اگر 80 فیصد کام بھی 3؍جولائی سے قبل مکمل ہو جائے تو حضور بنفس نفیس خود تشریف لا کر مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

ایک پسماندہ ملک میں، بارشوں کے موسم میں اتنا وسیع کام تین ماہ میں مکمل کرنا ناممکنات میں سے تھا۔ انجینئر صاحب نے کہا زیادہ مزدور لگا کر دو شفٹوں میں کام شروع کر دیتے ہیں اور اگر دونوں چھتوں کے لینٹر پڑنے تک بارش نہ ہوئی تو اندر کا کام مکمل کر لیں گے، چنانچہ دعا کے بعد کام شروع کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی معجزانہ طور پر مدد کی، جب ضرورت ہوتی بارش ہو جاتی، جب ضرورت نہ ہوتی تو بارش نہ ہوتی، یوں معجزانہ طور پر تعمیر کا کام 3؍جولائی 1989ء سے پہلے مکمل ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی گوئٹے مالا آمد

3؍جولائی 1989ء کو گوئٹے مالا کی تاریخ کا ایک یادگار لمحہ ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سنٹرل امریکہ کے پہلے ملک گوئٹے مالا تشریف لائے۔ اس دورہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے صدر مملکت، نائب صدر، وزیر صحت، وزیر داخلہ اور دیگر سرکردہ افراد سے ملاقاتیں کیں۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس کی سعادت مکرم اقبال احمد نجم صاحب مبلغ سلسلہ کو ملی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا، ملک کے نائب صدر نے ملک کا جھنڈا لہرایا، احباب نے پرجوش نعرے لگائے۔ نائب وزیر داخلہ، بعض ممبران پارلیمنٹ اور علاقہ کے معززین نے شرکت کی۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کا افتتاح فرمایا، مسجد کی تختی پر درج ذیل تحریر کی منظوری حضور رحمہ اللہ نے عطا فرمائی، جس کا سپینش ترجمہ کر کے مسجد کے مین دروازے کے باہر لگایا گیا ہے۔

’’گوئٹے مالا میں تعمیر ہونے والی پہلی تاریخی مسجد جس کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو عطا فرمائی۔ اس مسجد اور ملحقہ مشن کی تعمیر کے جملہ اخراجات مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب کینیڈا نے ادا کئے۔ اس مسجد کا افتتاح امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مورخہ 3؍جولائی 1989ء کو کیا۔‘‘

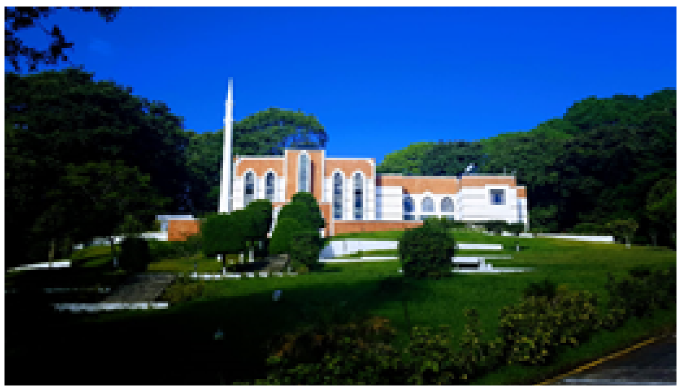

بقیہ: کینیڈا میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد...... از صفحہ 5

الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس کینیڈا تشریف لائے اور مورخہ 16؍اکتوبر 1992ء بروز جمۃ المبارک حضور نے خطبہ جمعہ کے ساتھ مسجد کا افتتاح فرمایا یہیں سے پہلی مرتبہ satellite کے ذریعہ حضورؒ کا خطبہ جمعہ پوری دنیا میں نشر کیا گیا اور اس طرح دنیا کے ایک کنارے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خلیفہ کی آواز اور تصویر کُل عالم میں پہنچائی گئی اور ایک لطیف رنگ میں الہام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ پورا ہوا۔ حضور انور رحمہ اللہ نے فرمایا ’’یہ بہت بڑا اور عظیم مبارک دن ہے جو درحقیقت آئندہ دور کے آغاز کی ایک منزل ہے۔ آگے بہت کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہونے والا ہے۔‘‘

(خطباتِ طاہر جلد 11 صفحہ 723)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بصیرت افروز پیغام

حضورؒ نے اپنے روح پرور خطبہ میں خصوصیت سے مساجد کی اصل زینت پر روشنی ڈالی جو اس کے نمازیوں اور ان کی عبادتوں سے ہے۔ خطبہ میں حضورؒ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کے احباب کو خصوصاً مندرجہ ذیل بصیرت افروز پیغام دیا۔ آپؒ نے فرمایا:

’’اس مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حقیقت میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز مساجد میں ہے اور اُن مساجد میں ہے جن کو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شرطوں کے ساتھ آباد کیا جائے... پس جماعت احمدیہ کینیڈا پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ آپ نے یہ جو مسجد بنائی ہے اسے سجانا ابھی باقی ہے۔ اس کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور رنگ وصورت اور شکل جو بنا دی گئی ہے بہت دیدہ زیب ہے اس میں شک نہیں لیکن قرآن کہتا ہے کہ ابھی تمہیں اپنی زینتیں لے کر اس مسجد میں حاضر ہونا ہوگا تبھی یہ مسجد خوبصورت بنے گی۔ پس جماعت احمدیہ کینیڈا کو عبادات کی طرف توجہ کرنی ضروری ہے۔‘‘

(خطباتِ طاہر جلد 11 صفحہ 731-732)

مسجد کی تعمیر کے 30 سال مکمل ہوئے

بیت الاسلام کی تعمیر کی داستان طویل اور نہایت ایمان افروز ہے۔ یہ تذکرے نہ صرف جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بلکہ تاریخ عالم میں سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے اور امید ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں اپنے اسلاف کی قربانیوں اور ان کے نمونوں کو دیکھ کر جہاں ان کے نقوش پا پر چلنے کی کوشش کریں گی وہاں اُن کے لئے دعائیں بھی کرنے والی ہوں گی جنہوں نے خالصتاً للہ یہ مسجد تعمیر کی۔ ان شاء اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے 30سال مکمل ہو گئے ہیں فَالْحَمْدُلِلّٰہ۔ کینیڈا کی اس پہلی مسجد کی تعمیر کے بعد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ’’جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی‘‘ اور اب جماعت ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس مسجد کے گرد پیس ولیج کی پُر رونق احمدی آبادی، ایوانِ طاہر اور جامعہ احمدیہ کینیڈا قائم ہیں۔ بریمٹن، سسکاٹون، ریجائنا، کیلگری اور وینکوور میں باقاعدہ شاندار مساجد بنانے کی توفیق ملی اور ملک بھر کے دیگر شہروں میں مساجد قائم ہوئیں اور آئندہ بھی تعمیر مساجد کا یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیڈا کو مساجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مقصود احمد منصور ۔ مبلغ انچارج گیانا

گیانا جماعت کی پہلی مسجد

گیانا کا تعارف

گیانا ساؤتھ امریکہ کا ایک ملک ہے۔جس کا سابقہ نام برٹش گیانا تھا۔گیانا 1966ء میں برٹش سے آزاد ہوا اور 1970ء میں ریپبلک گیانا بن گیا۔گیانا کے مشرق میں سرینام، مغرب میں وینزویلا اور جنوب میں برازیل کے ممالک ہیں اور شمال میں شمالی بحر اوقیانوس ہے۔گیانا ویسٹ انڈیز اور کریبین کا حصہ ہے اور ساؤتھ امریکہ کا واحد ملک ہے جہاں انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔

احمدیت کا نفوذ

گیانا میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور نفوذ کسی مبلغ کے آنے سے پہلے ہی ہوگیا تھا۔1956ء میں ایک نوجوان یوسف خان موکان صاحب نے ایک دوکان سے جماعت کے بارے ایک کتاب خریدی۔اس کتاب کے مطالعہ کے بعد انہوں نے ربوہ مرکز سے رابطہ کر کے مزید کتب حاصل کی اور جماعت کے بارے تحقیقات شروع کر دی۔اگرچہ اس دوران ان کو مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر انہوں نے اپنی تحقیق کو نہ روکا بلکہ مخالفوں کے دلائل بھی سنے اور ساتھ ساتھ تحقیق بھی کرتے رہے۔آپ کا علم جماعت کے بارے بہت بڑھ گیا تھا۔یہاں تک کہ آپ مخالفوں کو دلائل کے میدان میں لاجواب کر دیتے تھے۔مگر پھر بھی انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔

دوران تحقیق انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریر ملی جس میں حضورؑ نے حق کے متلاشیوں کو خدا سے دعا کر کے رہنمائی طلب کرنے کو کہا اور یہ کہ جو چالیس دن تک دعا کرے گا خدا ضرور ایسے مخلص لوگوں کی رہنمائی کرے گا۔چنانچہ یوسف خان صاحب نے اس پر عمل کرتے ہوئے دعا شروع کر دی۔ایک دن آپ اپنے گاؤں سسٹرز (Sisters) کی مسجد میں نماز عصر کے لئے آئے ہوئے تھے کہ آپ کو ایک آواز آئی وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (اور حق کو باطل سے خلط ملط نہ کرو اور حق کو چھپاؤ نہیں جبکہ تم جانتے ہو۔سورۃالبقرہ آیت 43)۔

اس آسمانی رہنمائی کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ احمدیت حق پر ہے۔آپ نے بلا تعامل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔اس کے بعد آپ نے ایک مبلغ کی طرح تبلیغ کرتے ہوئے جماعت کا پیغام پھیلانا شروع کر دیا۔آپ کی تبلیغ سے بہت سے غیر احمدی مسلمانوں اور غیر مبائع احمدیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی اور جماعت میں شامل ہو گئے۔غیر مبائع احمدیوں میں نمایاں شخصیت مکرم محمد شریف بخش صاحب کی تھی جو آپ ہی کی تبلیغ سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔تبشیر کی فائل میں یوسف خان صاحب اور محمد شریف بخش صاحب کے بارے لکھا ہے کہ:

’’وہ تبلیغ احمدیت میں مشغول رہتے تھے۔ابتدائی احمدیوں میں سے نیو ایمسٹرڈم کے ایک دوست محمد شریف بخش صاحب ایک مخلص اور ذوق و شوق سے تبلیغ کرنے والے احمدی ہیں۔انہوں نے جماعت کو منظم کیا اور مرکز سے خط وکتابت کر کے عہدیداران کی منظوری حاصل کی انہیں پریذیڈنٹ اور مکرم محمد یوسف خان صاحب کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔۔۔ابتدائی احمدیوں کے ساتھ ساتھ بعض اور نوجوانوں نے بھی بیعت کی تھی جن کی تعداد محمد یوسف خان صاحب کے خط مؤرخہ 23/ نومبر 1959ء کے مطابق 34 تھی۔‘‘

(فائل امریکہ جنرل 1959ء صفحہ 3 از تبشیر فائل صفحہ 2)

پہلی مسجد

جماعت احمدیہ گیانا کی پہلی مسجد تبلیغ کے ذریعہ سے ہی ملی۔محمد یوسف خان صاحب اپنے گاؤں سسٹرز کے لوگوں اور خصوصاً اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرتے تھے۔اسی طرح آپ کے بڑے بھائی مکرم ابراہیم خان صاحب جو سسٹرز گاؤں کی مسجد کے امام تھے اُن کو بھی تبلیغ کرتے تھے۔1959ء میں مولانا بشیر آرچرڈ صاحب ٹرینیڈاڈ سے گیانا دورے کے لئے تشریف لائے۔آپ کے دورے سے بہت سے لوگ احمدی ہوئے۔انہی بیعتوں میں امام ابراہیم خان موکان صاحب نے بھی بیعت کی اور امام صاحب کی کوششوں اور مدد سے مسجد کے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔اس طرح سسٹرز گاؤں کی مسجد گیانا کی پہلی احمدیہ مسجد بن گئی۔

(ریویو آف ریلیجنز جون 1989ء)

تبشیر کی رپورٹ میں لکھا ہے:

’’بعض احمدیوں کی مرکز سے خط وکتابت کی وجہ سے ٹرینیڈاڈ سے مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کو مرکز نے گیانا بھیجا۔مکرم آرچرڈ صاحب فروری 1959ء میں گیانا تشریف لے گئے اور مرکز کو لکھا کہ گیانا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک جماعت قائم ہے ان میں سے ایک اکیس سالہ نوجوان محمد یوسف خان ایک مبلغ کی طرح کام کر رہے ہیں اور ربوہ سے اپنے خرچ پر لٹریچر منگوا کر تقسیم کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ وقت تبلیغ کیلئے دیتے ہیں۔۔۔یہاں مستقل مبلغ بھجوانے کی اشد ضرورت ہے یہاں ترقی کے روشن امکانات ہیں۔مکرم آرچرڈ صاحب ایک ہفتہ گیانا ٹھہرنے کے بعد سورینام گئے واپسی پر پھر گیانا چند یوم ٹھہر کر ٹرینیڈاڈ تشریف لے گئے۔‘‘

(تبشیر فائل صفحہ 2)

مسجد کی تاریخ

سسٹرز گاؤں کی مسجد کی تاریخ یہ ہے کہ یہ مسجد سب سے پہلے ہمسایہ گاؤں فرینڈز (Friends) میں محمد یوسف خان کے والد کریم اللہ خان صاحب نے بنوائی تھی۔فرینڈز اور سسٹرز کے گاؤں دراصل شوگر اسٹیٹس تھی جہاں چینی کے لئے گنے کی کاشت کی جاتی تھی۔سسٹرز کے مسلمان فرینڈز میں جا کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔بعد میں اس مسجد کو سسٹرز منتقل کر دیا گیا۔یہ زمین ابراہیم خان صاحب کی تھی جو ان کی والدہ ناضران موکان Naziran Moakan صاحبہ نے اپنے بچوں کو دی تھی۔ابراہیم خان صاحب نے اپنی زمین مسجد کے لئے وقف کر دی۔چنانچہ فرینڈز گاؤں کی مسجد کو یہاں منتقل کر دیا گیا۔یہ جماعت کے پیغام پہنچنے سے بہت پہلے کی بات ہے۔مسجد کے پیچھے کی زمین یوسف خان صاحب کی ملکیت تھی جو انہوں نے بعد میں جماعت کو وقف کر دی۔

مسجد کی تعمیر نو

سسٹرز گاؤں کی مسجد بنیادی طور پر لکڑی کی مسجد تھی۔بعد میں مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب کے دور میں اس کی تعمیر از سر نو کی گئی اور لکڑی کی بجائے اینٹوں سے تعمیر کی گئی۔

اس کے متعلق تبشیر کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:

’’سسٹرز ولیج (Sisters Village) میں ایک دوست نے مسجد کیلئے ایک قطعہ زمین تحفۃً پیش کیا ہوا تھا جس کی رجسٹریشن ہونے پر وہاں مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔27/فروری 1969ء کو مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب نے مسجد کی بنیاد رکھی۔25/اکتوبر 1969ء کو مسجد مکمل ہو گئی جس پر قریباً چھ ہزار ڈالر صرف ہوئے جو جماعت گیانا نے ادا کئے۔سسٹرز ولیج کی پرانی مسجد کا ملبہ 26/مارچ 1970ء کو Edinburgh Settlement منتقل کیا گیا جہاں مسجد کیلئے زمین حاصل کی جا چکی تھی اور ضروری تبدیلیوں کے ساتھ یہاں مسجد بنائی گئی جس کا افتتاح 3/اپریل 1970ء کو ہوا اور مکرم حسن صاحب کو یہاں امام الصلوٰۃ مقرر کیا گیا جبکہ مکرم امین خان صاحب بچوں کو دینی تعلیم دینے پر مقرر ہوئے۔‘‘

(تبشیر فائل صفحہ 6)

سسٹرز گاؤں کی مسجد کی تعمیر میں مقامی افراد نے مالی قربانیاں کی اور خصوصاً لجنہ نے بھر پور حصہ لیا تھا۔چنانچہ اس بارے تبشیر رپورٹ میں لکھا ہے کہ:

’’سسٹرز ولیج کی رہنے والی ایک احمدی خاتون سسٹر نورن صاحبہ جو مکرم یوسف خان صاحب اور ابراہیم خان صاحب کی خالہ تھیں اس گاؤں میں جماعت کی مسجد کیلئے 2000 گیانا ڈالر کی گرانقدر مالی قربانی دی۔نماز کی اس قدر پابند کہ ہر نماز مسجد آ کر ادا کرتیں۔‘‘

(فائل امریکہ جنرل 1959ء صفحہ 3 از تبشیر فائل صفحہ 2)

مسجد کا نام

موجودہ مسجد کی تعمیر اسی دور کی ہے اور اس کی مرمت وقتاً فوقتاً کی جاتی ہے۔اس مسجد کا باقاعدہ کوئی نام نہ تھا۔چنانچہ سن 2019ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس مسجد کے لئے نام کی درخواست کی گئی۔پیارے آقا نے از راہِ شفقت اس کا نام ’’مسجد مہدی‘‘ رکھا ہے۔

(تبشیر خط T-9041 ،19/2M--19-05)

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ابتدائی مسجد کو قائم کرنے والوں اور بسانے والوں پر اپنا فضل فرماتا چلا جائے اور انہیں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ خلافت کا وفادار رکھے اور گیانا جماعت مزید ترقیات کرتی چلی جائے۔آمین

لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام جنوبی امریکہ

مسجد ناصر سُرینام، جنوبی امریکہ

سُرینام دنیا کے ان خوش نصیب ممالک میں سے ہے جہاں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دور میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور جنوبی امریکہ کے اس چھوٹے سے ملک کے ایک باشندے کو دسمبر 1953ء سے مارچ 1958ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سایہ شفقت میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جماعت کی پہلی مسجد

نومبر 1956ء میں مرکزی مبلغ محترم شیخ رشید احمد اسحاق کی آمد کے بعد سُرینام میں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی، اور آغاز میں جن لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں ایک محترم حسینی بدولہ صاحب بھی تھے۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور دین سے فطری لگاؤ کے باعث قبول احمدیت کے چند سال بعد انہوں نے اپنی ملکیتی زمین پر مسجد بنانے کی ٹھانی، اس مقصد کے لئے تین ہزار مربع میٹر زمین جماعت کے لئے وقف کی، اور مسجد کی تعمیر شروع کی۔ مسجد کی تعمیر کے آغاز کے چند دن بعد مؤرخہ 18/ جون 1961ء بروز اتوار باقاعدہ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ گیانا اس تقریب میں شمولیت کے لئے خاص طور پر سُرینام تشریف لائے۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حسینی بدولہ صاحب حسب توفیق خرچ اکٹھا کر کے مسجد کی تعمیر میں مصروف رہے۔ آپ اس مسجد کے معمار بھی تھے اور مزدور بھی۔ ان کی اہلیہ محترمہ نصیرن بدولہ صاحبہ نے لمبا عرصہ کپڑوں کی سلائی کا کام کر کے مالی معاونت فراہم کی۔ روزمرہ امور کی انجام دہی کے بعد سہ پہر کے وقت مسجد کی تعمیر کا کام کیا جاتا۔ اس کار خیر میں ان کے بیٹوں نے بھی شانہ بشانہ حصہ لیا۔ جولائی 1969ء میں مشن کی تعمیر بھی شروع ہوئی، اور یہ کام بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ مسجد کی تعمیر پیسے اور افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے تقریباً دس سال میں مکمل ہوئی۔

پہلی مسجد کا افتتاح

25/ اپریل 1971ء بروز اتوار جماعت احمدیہ سُرینام کی تاریخ کا وہ یادگار دن ہے جب محترم مولانا فضل الٰہی بشیر مرحوم ومغفور کے ذریعہ مسجد ناصر کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور وکیل التبشیر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا تحریری پیغام موصول ہوا۔ نیز افتتاح کے دن وکالت تبشیر کی طرف سے مبارک باد کا ٹیلی گرام بھی موصول ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا پیغام

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں فرمایا: ’’جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر ایک کے لئے برکات الٰہیہ کا سرچشمہ بنا دے۔ آمین۔ جماعت کو یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ تمام برکتیں خدا کی فرمانبرداری اور خدا کے چنیدہ بندوں کی فرمانبرداری میں ہیں خواہ خدا کے نبی ہوں یا نبی کے خلفاء۔ خلافت اللہ تعالیٰ کی برکتیں لاتی ہے اس لئے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح‘‘

افتتاحی تقریب

افتتاحی تقریب کے لئے باقاعدہ دعوتی کارڈ چھپوائے گئے، ریڈیو پر تین بار اعلان کروایا گیا، مسجد کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ دعا کے بعد مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے مسجد کا دروازہ کھولا اور عصر کی اذان دی گئی نماز کے بعد تلاوت قرآن مجید سے تقریب کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے محترم حسینی بدولہ صاحب نے مسجد کی چابی محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کے سپرد کی۔ پھر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اور محترم وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعد ازاں مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے خطاب کیا۔ چند غیر از جماعت لوگوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نماز مغرب کے بعد تمام شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ سُرینام میں یہ پہلی مسجد تھی جس کے نام کے ساتھ ’’احمدیہ‘‘ لفظ جوڑا گیا۔ اس موقعہ پر اخبار کا نمائندہ بھی موجود تھا اور مقامی اخبار میں اس تقریب کی خبر بھی شائع ہوئی۔

ایک ایسی جگہ جہاں غیر از جماعت مسلمان، لاہوری جماعت سے تعلق رکھنے والے دوست، اور خواجہ اسماعیل صاحب کے گروہ ’’السابقون‘‘ سے تعلق رکھنے والے لوگ مسجد کی تعمیر میں مسلسل روڑے اٹکا رہے تھے اور اس جائیداد کی جماعت کے نام منتقلی کی مخالفت پر کمر بستہ تھے ایک تنہا شخص کا استقامت دکھانا، اپنے مقصد پر ڈٹے رہنا اور اس کام کو منطقی انجام تک پہنچانا محترم حسینی بدولہ صاحب کے اخلاص اور عزم و ہمت کا یادگار نمونہ ہے۔ محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب جو تعمیری کام کی نگرانی اور افتتاحی تقریب کی تیاری کے لئے فروری 1971ء میں ہمسائیہ ملک گیانا سے سرینام پہنچے انہیں بھی مخالفین کی طرف شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ افتتاحی تقریب سے صرف دو دن پہلے مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے مسجد کی پیشانی پر ’’احمدیہ مسجد ناصر‘‘ کے الفاظ لکھے اور افتتاح کی تاریخ کندہ کی۔

افتتاح کی رپورٹ

محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے یکم مئی 1971ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں مسجد کی تعمیر کی تاریخ، محترم حسینی بدولہ صاحب کی قربانی اور اخلاص اور مسجد کی افتتاحی تقریب کی تفصیلی رپورٹ بجھوائی اور خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا کہ حضور سرینام میں اہل پیغام کی 18 مساجد ہیں مگر اس ملک میں یہ پہلی مسجد ہے جس کا نام ’’احمدیہ مسجد ناصر‘‘ رکھا گیا ہے اور لاہوری جماعت کے افراد

کوچہ مگوئیاں کرتے سنا گیا کہ یہ جماعت جو عقیدہ رکھتی ہے برملا اس کا اظہار بھی کرتی ہے۔

بعد ازاں محراب کے دائیں جانب 85 مربع میٹر کے دو ہال اور ایک کچن تیار ہوا۔

ایک غیر مسلم کا مسجد کے لئے تحفہ

جولائی 1987ء میں مسجد کی بنیادوں کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ ساتھ فرش بنوانے کا فیصلہ کیا گیا، اس مقصد کے لئے خدام و انصار نے ایک ہفتہ وقار عمل کیا، اور تین اطراف ایک، ایک میٹر زمین تین فٹ گہری کھود کر سیمنٹ بلاکس سے فرش بنایا، تا کہ بنیادیں پانی کی زد سے محفوظ ہو جائیں۔ اس کام کے لئے رتن نامی ایک ہندو نے دو ٹرک ریت، 20 بوری سیمنٹ اور 2100 تعمیری بلاک تحفہ دیے۔ سال 1991ء میں جماعتی پروگرامز کے لئے شیڈ کی تعمیر کا کام شروع ہوا، مگر فنڈز کی کمی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا اور 1997ء میں محترم مولانا حمید احمد ظفر صاحب نے 180 مربع میٹر کا یہ شیڈ مکمل کروایا، نیز مشن ہاؤس کی چھت کی ڈھلوان میں اضافہ کر کے ٹین مکمل طور پر تبدیل کروایا۔ دفتر اور گیسٹ روم تعمیر کروائے۔ اس کے علاوہ مسجد کے پورے پلاٹ کی چار دیواری بنوائی۔ ان کاموں کے لئے افراد جماعت نے دل کھول کر مالی قربانی کی۔

خلیفۂ وقت کا دورہ

مؤرخہ 29/ مئی تا 4/ جون 1991ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے سرینام کا دورہ کیا اور 31/ مئی کو مسجد ناصر میں ’’شکر‘‘ کے موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تزئین نَو

سن 2006ء میں مسجد ناصر کی مکمل تزئین نو کی گئی۔ چھت کی تمام لکڑی نکال کر سٹیل کا فریم تیار کر کے لگایا گیا۔ PVC شیٹ کی سیلنگ لگوائی گئی۔ تمام کھڑکیوں کا سائز یکساں کیا گیا اور المونیم کے دروازے اور ونڈو لگوائی گئیں۔ فرش پر نیا میٹ بچھایا گیا۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے پیش نظر مسجد میں ائیر کنڈیشن لگوائے گئے۔ یوں مسجد کی ہیئت یکسر بدل گئی۔ افراد جماعت کے اجتماعی وقار عمل سے اس کار خیر کو انجام دیا۔ محترم حسینی بدولہ صاحب کے تین نواسوں کو تزئین نو میں نمایاں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ کام مکمل ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مفصّل رپورٹ بجھوائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب میں تحریر فرمایا:

’’آپ کی طرف سے مسجد سرینام کی RENOVATION کی رپورٹ ملی ہے، جس کے ساتھ تصاویر بھی ہیں۔ ماشاء اللہ بڑی خوبصورت بن گئی ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ اس

بقیہ صفحہ 16 پر

نوید احمد منگلا۔صدر جماعت و مبلغ انچارج بیلیز

مسجد نور بیلیز کا تعارف

خدائے رب الرحمٰن کے فضل و کرم سے بیلیز میں جماعت نومبر 2013ء میں قائم ہوئی۔ اب تک ہم کرائے کی بلڈنگ میں رہ رہے تھے۔ مسجد کی زمین 2018ء میں خریدی گئی تھی جس پر ایک بلڈنگ پہلے سے واقع تھی۔ جب جماعت نے جائزہ لیا کہ وہ استعمال کے قابل نہیں تو اس کو ستمبر 2019ء میں گرا کر دسمبر 2019ء میں مرکز کی نمائندگی میں مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب صاحب نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس کے ساتھ ہی مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوگیا۔ اس مسجد کی تعمیر کیلئے تمام اخراجات شیخ سعید صاحب آف فیصل آباد اور ان کے صاحبزادے ذوالفقار احمد مرحوم نے ادا کئے۔

اس مسجد کی تعمیر کیلئے کینیڈا سے رضا کار تشریف لائے اور اپنے خرچ پر مسجد کے اختتام تک ادھر ہی رہے۔ بلکہ ان میں سے چار خدام سسکاٹون کینیڈا سے 6,000 کلومیٹر کا سفر کر کے مسجد کی تعمیر کیلئے ایک گاڑی ڈرائیو کر کے تشریف لائے۔ ان تمام رضا کاروں کے نام بغرضِ دعا مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ منصور احمد۔سیسکاٹون
2۔ مدثر احمد۔ریجائینہ
3۔ منظور احمد۔سیسکاٹون
4۔ فرید احمد۔سیسکاٹون
5۔ ساجد بٹ۔ ریجائینہ
6۔ شاہد بٹ۔ ریجائینہ
7۔ اصغر رائے۔ سیسکاٹون
8۔ رانا احسن محمود۔ سیسکاٹون
9۔ قمر احمد۔ٹورانٹو
10۔ تنزیل احمد۔ ٹورانٹو
11۔ فراز احمد۔سیسکاٹون

دو بچے:

1۔ مسرور احمد 2۔ بنیامین احمد

اس مسجد کا نام حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد نور'' رکھا ہے۔ 2 ایکڑ زمین میں سے تیسرے حصّہ میں 583.36 square meter کی مسجد بنائی گئی باقی زمین جماعت کی مستقبل کی ضروریات کیلئے ہے۔ اس میں 220 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ مردوں اور عورتوں کے واش رومز ہیں اور مشنری آفس ہے۔ دوسرے فلور پر لائبریری، مشن ہاؤس کچن، ایک کمرہ کا گیسٹ ہاؤس اور تین کمرہ کا مشنری ریزیڈینس ہے۔ اس بلڈنگ کے اوپر چار مینار اور ایک 20 فٹ بڑا Dome نصب کیا گیا ہے۔ مسجد کے سامنے ایک خوبصورت fence لگائی گئی ہے جس کے اوپر مینار نما pillars ہیں جو مسجد کی خوبصورتی کو اور بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بلڈنگ کا بچا ہوا material تھا اس میں رضا کاروں نے اپنی طرف سے 720 square feet کا ایک سیکورٹی کیبن اور ساتھ سیکورٹی گارڈ کیلئے رہائش کا کمرہ بنایا۔ اس سے پہلے پورے بیلیز میں دو اور ستیوں کی چھوٹی مساجد ہیں لیکن مسجد نور اپنے رقبہ کے لحاظ سے اور خوبصورتی کے لحاظ سے بہت نمایاں ہے۔

بیلیز شہر سے دو بڑے highway نکلتے ہیں ایک میکسیکو کی طرف جاتا ہے اور دوسرا گوئٹے مالا اور جنوبی بیلیز کی طرف۔ مسجد نور George Price highway پر واقع ہے جو گوئٹے مالا کی طرف جاتا ہے اور بیلیز downtown سے 2 میل دور ہے۔ اسی طرح جب گوئٹے مالا کی طرف سے بیلیز شہر میں آتے ہیں تو جو پہلا بڑا roundabout (جس کو اب جماعت نے adopt کرلیا ہے اور اپنے سائن نصب کرتے ہیں) اس سے تقریباً ایک کلومیٹر دور ہے۔

سینٹرل امریکہ میں Costa Rica, El Salvador, Guatemala, Honduras, Nicaragua, Panama, Guatemala and Belize ممالک آتے ہیں۔ ان سب ممالک میں سب سے پہلے 1989ء میں گوئٹے مالا جماعت کو مسجد کی تعمیر کرنے کی توفیق ملی تھی۔ اس کے بعد بیلیز دوسرا ملک ہے جس میں جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مسجد نور کا افتتاح

مسجد کا افتتاح 18/ فروری 2022ء کو ہوا۔ مرکز کی نمائندگی میں مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا تشریف لائے۔

اس موقع پر بیلیز کے اہم شخصیات اور گورنمنٹ آفیشل تشریف لائے ان میں سے بعض کے تاثرات مندرجہ ذیل پیش کئے جاتے ہیں۔

John Briceno Prime Minister of Belize

جان بریسینو، وزیر اعظم بیلیز

میری لئے یہ باعث افتخار ہے کہ مجھے احمدیہ مسجد آنے کا موقع ملا ہے۔ جو شاندار خدمات آپ بیلیز میں بجا لا رہے ہیں ہم ان کے لئے آپ کے شکر گزار ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ہمارا خالق آپ پر اور آپ کے خاندانوں پر اور آپ کے کاموں پر رحمت فرماتا رہے۔

Bernard Wagner Belize City Mayor

برنارڈ واگنر، بیلیز شہر کے میئر

ہمارا شہر جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہے کہ وہ ہمارے کاموں میں شراکت کر رہی ہے۔ یہ شراکت بہت باثمر ہے۔ ہم کھیل، تعلیم، سماجی خدمات اور ہمسائیگی کی تعمیر و ترقی میں آپ کی غیر معمولی شراکت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم آپ کے مقاصد کے اس شاندار حصول پر آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

چیسٹر ولیم، کمشنر آف پولیس:

میں بطور پولیس کمشنر جماعت احمدیہ کی بیلیز میں مساعی پر شکر گزار ہوں۔ آپ اکثر اوقات گلیوں میں نوجوانوں کو بھٹکتا دیکھتے ہیں اور ان کے پاس کرنے کے لئے کوئی مفید کام نہیں ہوتا۔ نہ کوئی ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں وہ نہ صرف مصروف رہیں بلکہ ان پر نگاہ بھی رکھی جا سکے۔ ایک طرف تو معاشرے کا وہ طبقہ ہے جو بیٹھ کر صرف باتیں بناتا ہے، شکائتیں کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ حقیقت میں بہت سی ایسی مساعی میں متحرک ہے جو نوجوانوں میں بہتر تبدیلی لانے کا باعث ہیں۔

Darrell Bradley Senator and Former Mayor of Belize City

ڈیرل بریڈلی، سینیٹر و سابق میئر بیلیز سٹی

مجھے حضور سے ذاتی طور پر ملنے کا موقع ملا ہے اور میں اس سے قبل بھی اس ملاقات کا احوال بیان کر چکا ہوں۔ تاہم ایک پیغام جو انہوں نے

مجھے دیا وہ یہ تھا کہ ہم روزمرہ زندگی میں انفرادی حقوق کی بات کرتے رہتے ہیں۔ یعنی یہ کہ میرے کیا حقوق ہیں۔ میرا کیا استحقاق ہے۔ معاشرے کو میرے لئے کیا کرنا چاہئے اور یہ کہ مجھے کیا ملا۔ تو حضور نے مجھ سے کہا کہ ہمیں اس بات پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ہم نے دوسروں کو کیا دینا ہے۔ ہم کیسے ان لوگوں کی خدمت کر سکتے ہیں جن کے ساتھ ہم رہ رہے ہیں اور وہ معاشرہ جس میں ہم رہ رہے ہیں اور دنیا کے تمام مردوزن کی ہماری نظر میں کیا وقعت ہے۔ پس ایک چیز جو میں نے درحقیقت دیکھی ہے وہ یہ کہ جماعت احمدیہ بیلیز معاشرے کی ترقی کے لئے بہت خدمت کر رہی ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں کے لئے جماعت بہت کام کر رہی ہے جو کہ ہمارے معاشرے کا سب سے محروم طبقہ ہے۔

Kareem Musa Minister of Home Affairs and New Growth Industries

کریم موسیٰ

میں احسان مند ہوں کہ آپ نے مختلف سیاسی نظریات رکھنے والے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک چھت کے نیچے جمع کر دیا ہے۔ یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے کیونکہ اس سے آپ لوگوں کی مساعی کی اصل روح ظاہر ہوتی ہے۔

Ladrick Shepherd Mayor of Orange Walk

لاڈرک شیفرڈ۔میئر اورنج واک

جماعت احمدیہ نے نوجوانوں کو متاثر کیا ہے اور انہیں یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکیں۔ نیز وہ بھی اس دنیا کا ایک مفید حصہ بن سکیں جماعت نے یہ کام اس وقت کیا ہے جب کوئی اور نوجوانوں کو یہ مواقع فراہم کرنے کو تیار نہیں انھوں نے مزید کہا کہ لوگ محض احمدیت کے لائحہ عمل کا تصویری تصور نہیں دیکھتے بلکہ آپ لوگ تو نوجوانوں کو تاریک گڑھوں سے نکال کر روشنی میں لا رہے ہیں۔ آپ ان کے وہ پہلو روشن کر رہے ہیں جو پہلے کبھی روشن نہیں کئے گئے۔ آپ انہیں مواقع مہیا کر رہے ہیں تا کہ وہ اپنی صلاحیتیں دکھا سکیں۔ یہ ہے جو احمدیت کر رہی ہے۔

آخر پر عرض ہے کہ یہ مضمون نامکمل ہوگا اگر ہم اپنے پیارے آقا کے مسجد نور کے بارے کلمات پیش نہ کریں۔ جب مسجد نور کی تعمیر مکمل ہوئی تو ہم نے یہاں سے چند تصاویر اور رپورٹ حضور انور کی خدمت میں ارسال کی جس کو حضور انور نے دیکھ کر فرمایا کہ:

''ماشاءاللہ۔ بہت خوبصورت مسجد بن گئی ہے'' اسی طرح جلسہ سالانہ یوکے پر ہفتہ کے روز کے خطاب میں دنیا بھر میں نئی مساجد کا ذکر کرتے ہوئے پیارے آقا نے فرمایا ''بیلیز میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد مسجد نور تعمیر ہوئی ہے۔ بڑی خوبصورت مسجد بنی ہے۔'' پھر 20/ مئی 2022ء کے خطبہ میں جب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذوالفقار احمد صاحب آف فیصل آباد مرحوم کا ذکر کیا تو حضورِ انور نے فرمایا کہ ''مرحوم نے اور ان کے والدین نے بیلیز میں مسجد بنوائی ہے جو بہت بڑا پراجیکٹ تھا اور بہت بڑی خوبصورت مسجد بنی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔''

الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

انصر عباس۔مبلغ انچارج ساؤتومے

ساؤتومے و پرنسپ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد، بیت الرحیم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پوری دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔اسی طرح جب کسی ملک میں جماعت کا پودا لگتا ہے تو مساجد بنانے کا سلسلہ بھی شروع ہوجاتا ہے۔ساؤتومے و پرنسپ میں جماعت احمدیہ کا پودا 1999ء میں مکرم حافظ احسان سکندر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بینن کے ذریعہ لگا۔2018ء میں اللہ تعالیٰ نے ساؤتومے ملک کے ایک گاؤں فرناؤندیاش (Fernao Dias) میں جماعت کو پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطاء فرمائی۔یہ گاؤں ساؤتومے شہر سے 15 کلومیٹر شمال میں بحراوقیانوس کے ساحل پر واقع ہے۔اس گاؤں کی ایک عورت محترمہ لیزابیل صاحبہ دسمبر 2015ء میں مکرم عبد الروف طارق صاحب سابق مبلغ انچارج و نیشنل صدر جماعت ساؤتومے کی تبلیغی کوششوں سے گاؤں کے 23 افراد کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئی۔

سنگ بنیاد و افتتاح

21/ فروری 2018ء کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ساؤتومے میں جماعت کی پہلی مسجد بیت الرحیم کا سنگ بنیاد خاکسار انصر عباس مبلغ انچارج و صدر جماعت احمدیہ ساؤتومے نے رکھا۔ 13/ مئی 2018ء کو اس خوبصورت مسجد کا بابرکت افتتاح مکرم ڈاکٹر محمد اطہر زبیر صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے کیا۔مسجد کا ہال 6 میٹر چوڑا اور 7 میٹر لمبا ہے اس میں 60 نمازیوں کی گنجائش ہے۔مسجد کی بنیادیں پکی ہیں اور دیواریں لکڑی سے تیار کی گئی ہیں، چاردیواری بھی بنائی گئی ہے۔اس مسجد کی تعمیر کا خرچ مکرم ڈاکٹر محمد اطہر زبیر صاحب آف جرمنی، ان کی فیملی اور ان کے دوستوں نے مل کر کیا۔ان کے دوستوں میں مکرم داؤد احمد چیمہ صاحب آف جرمنی نے اپنا نام ظاہر کیا تھا لیکن دوسروں نے نام ظاہر نہیں کیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کا اجرعظیم عطا فرمائے اور اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے اور اس مسجد کی برکت سے ملک کی تمام سعید روحوں کو مسجد نصیب کرے۔آمین

ساؤتومے کی پہلی مسجد بیت الرحیم فرنندیاس

اس مسجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ 2018ء یوکے کے دوسرے دن 4/ اگست 2018ء کے خطاب میں فرمایا:

''مساجد کے تعلق میں جو واقعات ہیں ان میں ساؤتومے میں اس سال جماعت کی پہلی مسجد کا قیام عمل میں آیا۔یہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر ساؤتومے کے دارالحکومت سے 15 کلومیٹر دور ایک علاقہ

فرنندیاس میں ہوئی اور اسی سال 13 مئی کو اس کا افتتاح ہوا۔جماعت کا وفد مسجد کی تعمیر کے لیے جب لوکل گورنمنٹ سے اجازت لینے کے لیے گیا تو میئر نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اپنے ملک میں دہشت گردی نہیں چاہتے۔یہ عیسائیوں کا ملک ہے اور اس میں مسجد بنانے کی کوئی گنجائش نہیں۔اس کے بعد دوسری مرتبہ دوبارہ میئر سے ملاقات کی گئی اور جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا تو میئر نے اجازت دے دی اور مسجد کے سنگ بنیاد میں بھی شرکت کی۔میئر نے کہا کہ ہمیں جماعت کی تعلیمات کا کچھ علم نہیں تھا۔بس میڈیا سے سنا تھا کہ اسلام جنگ و قتال کا مذہب ہے۔لیکن اب جماعت احمدیہ کی بدولت پتا چلا کہ اسلام ایک نہایت پرامن اور پیار اور محبت کا مذہب ہے۔ہم جماعت کو پہلی مسجد بنانے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ہماری نیک تمنائیں اس مسجد کے ساتھ ہیں۔مسجد کی تعمیر کے دوران ایک عیسائی عورت جو بہت زیادہ مخالفت کرتی تھی۔مسجد میں کام کرنے والے مستریوں، مزدوروں اور احمدی بچوں اور خدام سے کہتی تھی کہ جب تم نے مسجد مکمل کر لی تو مسلمانوں نے تمہیں قتل کر دینا ہے۔اس لیے مسجد میں کام نہ کریں۔یہ دہشت گردی کا مذہب ہے۔کچھ دنوں کے بعد وہ بیمار ہوگئی ان دنوں ہمارے میڈیکل کیمپ ہو رہے تھے۔چنانچہ وہ ہمارے میڈیکل کیمپ میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء دی، اس کے بعد سے اس عورت نے مخالفت ترک کر دی۔''

ابراہیم بن یعقوب۔امیر و مشنری انچارج ٹرینیڈاڈ

مسجد ناصر ٹرینیڈاڈ

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو کی پہلی مسجد گارے کے ساتھ 1970ء میں بنائی گئی تھی۔جس کا ذکر سلسلہ احمدیہ جلد 3 صفحہ 703 میں یوں ملتا ہے۔

''خلافت ثالثہ کے دوران ٹرینیڈاڈ میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1970ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں اس کا ذکر بھی فرمایا۔محمد حنیف یعقوب صاحب نے اپنی زمین کا ایک قطعہ جماعت کے لیے وقف کیا اور اس پر مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔1974ء میں اس مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہوا۔''

(سلسلہ احمدیہ جلد 3 صفحہ 703)

یہ مسجد چونکہ گارے سے بنی تھی اس لیے موسم کی سختیوں کی وجہ سے زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی اور اسے شہید کر کے اسی جگہ پر 1989ء میں ایک نئی پختہ اینٹوں کے ساتھ خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی۔اس کا نام مسجد ناصر ہی رکھا گیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1990ء کے تاریخ

ساز دورہ کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

مکرم مولانا محمد حنیف یعقوب مرحوم سابق مبلغ ٹرینیڈاڈ نے دو پلاٹ جماعت کو تحفہ میں دیے تھے۔جن میں سے ایک پر مسجد ناصر تعمیر ہوئی اور دوسرے پلاٹ پر بعد میں مربی ہاؤس تعمیر ہوا۔مسجد ناصر میں واش رومز اور وضو گاہ ہردو مردانہ وزنانہ اطراف میں موجود ہیں۔دو کمرے گیسٹ ہاؤس اور ایک ہال برائے میٹنگز بھی تعمیر شدہ ہے۔

درخواست دعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہات سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیاں اور مشکلات دور ہوں۔جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری ہوں۔جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت والی درازی عمر عطا فرمائے۔اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔آمین

ساجد اقبال۔صدر جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز

بیت الاحد مارشل آئی لینڈز

اسلام احمدیت کا بیج سب سے پہلے مارشل آئی لینڈز میں 1989ء میں لگایا گیا جب حافظ جبریل احمد سعید صاحب آف گھانا کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر بحر الکاہل کے جزائر میں جماعت قائم کرنے کے لیے بھیجا گیا۔تب سے لے کر اب تک متعدد مربیان نے مختلف اوقات میں جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈ میں خدمت کی ہے جن میں انعام الحق کوثر صاحب،عبدالصمد عثمان اوکائی صاحب، مطیع اللہ جوئیہ صاحب،احتشام الحق کوثر صاحب، فیروز ہندل صاحب اور خاکسار شامل ہیں۔

مارشل آئی لینڈز میں سب سے پہلے جو اسلام احمدیت میں داخل ہوئے ان میں نیری نینا (Nery Nena) اور ان کے شوہر سام نینا (Sam Nena) صاحب شامل ہیں۔

11/ ستمبر 2001ء کے ہولناک واقعات کے فوراً بعد مارشل آئی لینڈ کے لوگ اسلام کے اور بھی مخالف اور خوف زدہ ہو گئے۔ چونکہ مارشل جزائر میں مستقل طور پر کوئی مشنری مقرر نہیں کیا گیا تھا، اس لیے وہاں کے اراکین کے لیے زندگی مشکل تھی کیونکہ اب انہیں اپنے ساتھی مارشلز کی طرف سے بڑھتے ہوئے ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بہت سے مقامی لوگوں نے سوچنا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح کے کام کرنے کی طرف مائل ہے۔ ان اگلے چند سالوں میں مارشل جزائر سے اسلام کو ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ 2007ء میں، مجورو اٹول کے سینیٹر، مسٹر علیک علیک نے مارشل جزائر سے جماعت کی جڑیں ختم کرنے کی مہم شروع کی۔جیسا کہ زیادہ تر جدید اقوام کے ساتھ، مارشل جزائر مذہب کی آزادی کو فروغ دیتے ہیں، تاہم، سینیٹر علیک نے یہ بحث شروع کی کہ اسلام کوئی مذہب نہیں ہے۔ درحقیقت، وہ نتیجیلا (پارلیمنٹ) میں ایک بل پیش کرنے تک گئے جو آئین میں لفظ مذہب کی ازسرنو تعریف کرے گا، اسلام کو خارج کرنے کے لیے۔سینیٹر علیک اس بل کی حمایت میں متعدد سینیٹرز اور پارلیمنٹ کے دیگر ارکان کو بھرتی کرنے میں کامیاب رہے۔صرف یہی نہیں بلکہ مارشل آئی لینڈ کے مختلف پادریوں، عقیدت مندوں اور مختلف مذاہب کے ارکان کو پارلیمنٹ کے اجلاسوں کے دوران اسلام کے خلاف بولنے کی دعوت دی گئی۔جن چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ان میں سے کچھ یہ تھیں: ’’اسلام ایک بہت پرتشدد مذہب ہے جس کا مقصد دنیا کی فتح ہے‘‘ ’’قرآن آپ کو دو آپشن دیتا ہے: اسلام قبول کرو یا مرو‘‘ ’’ایسا کیوں لایا جائے جو خدا کے بیٹے کے طور پر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ اسلام دنیا کے ہر عیسائی اور یہودی کو قتل کرنا چاہتا ہے‘‘۔ یہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں اسلام احمدیت کے بطور

مذہب کے جائز ہونے کے حوالے سے ہونے والی بحثوں کی طرح تھا۔ سوائے اس بار، الزامات کے دفاع کے لیے اسلام کے نمائندوں کو لانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ اس دور افتادہ جزیرے میں صرف احمدیت واحد اسلام ہے لیکن پھر بھی انہیں ان حملوں کے خلاف دفاع کی دعوت نہیں دی گئی۔

سینیٹر علیک وائس سپیکر بن گئے جو کہ مارشلز احمدیوں کے لیے زیادہ تشویش کا باعث تھا کیونکہ اس نے انہیں اثر و رسوخ کا ایک اور بھی بلند پلیٹ فارم دیا۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی جماعت کو کبھی بھی اکھاڑ پھینکنے نہیں دے گا۔ سینیٹر علیک جماعت کی مخالفت کرتے رہے اور دوسروں کو بھی سمجھانے کی کوشش کرتے رہے اور اسی دوران جماعت مارشل آئی لینڈ میں پہلی مسجد بنانے کی تیاری کر رہی تھی۔ 2011ء میں، سام علی نینا کی بیوی سسٹر نیری ناصرہ نینا نے اپنی زمین کا ایک حصہ عطیہ کرنے کی پیشکش کی جس پر جماعت مسجد تعمیر کرسکتی تھی۔مربی انعام الحق کوثر صاحب اور فلاح الدین شمس صاحب کو لیز کو حتمی شکل دینے اور تمام دستاویزات کی تیاری کے مقصد سے مارشل آئی لینڈ بھیجا گیا۔ اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے لیے اپنی حمایت کا نشان بھی ظاہر کیا۔

فلاح الدین شمس صاحب، سام علی نینا صاحب اور انعام الحق کوثر صاحب اکٹھے ایک وکیل کے ساتھ دستاویزات کو حتمی شکل دینے گئے۔

جیسے ہی وہ فارغ ہوئے اور وکیل کے دفتر سے باہر نکلے تو ایک اور آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ جب وہ باہر آئے تو سیم نینا صاحب نے کوثر صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ اس آدمی کو پہچانتے ہیں جو ابھی اندر آیا تھا، کوثر صاحب نے نفی میں جواب دیا اور سیم نینا صاحب نے انہیں بتایا کہ یہ سینیٹر علیک تھے۔ کوثر صاحب ان سے ملنے کے لیے اندر واپس گئے اور دیکھا کہ وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی آخری ملاقات کوثر صاحب کے مارشل آئی لینڈ کے پچھلے دورے کے دوران ہوئی تھی۔ کوثر صاحب ان کا سلام کرنے کے لیے سینیٹر علیک کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ بول نہیں سکتے اور انہوں نے کوثر صاحب سے قلم اور کاغذ لانے کی درخواست کی جس پر انہوں نے لکھا کہ ان کے گلے میں کینسر ہے اور وہ سرجری کے لیے فلپائن روانہ ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ پریشان نہ ہوں کینسر کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہ غالباً اپنے سابقہ رویے پر شرمندہ تھے لیکن اس پر وکیل نے چلا کر کہا ’’نہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے‘‘۔ وہی زبان جو سینیٹر علیک بلاجواز جماعت کی مخالفت کرتا تھا، اب اللہ نے اس سے چھین لیا اور بولنے کے قابل نہ رہا۔

اس کے بعد کئی مہینوں تک خاموشی چھائی رہی۔ سینیٹر علیک کا جولائی 2011ء تک کوئی لفظ نہیں بولا تھا جب یہ اعلان کیا گیا تھا کہ وہ سیاست چھوڑ رہے ہیں۔ پارلیمانی اجلاس ہوا جس میں سینیٹر علیک سپیکر ہاؤس ہونے کی وجہ سے بولنے سے قاصر رہے۔ ان کا ایک معاون ان کی طرف سے بات کرے گا لیکن پارلیمنٹ نے اس خیال کو مسترد کرتے ہوئے ان سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا کیونکہ وہ ایوان کے اسپیکر کی ذمہ داری کے ساتھ

انصاف نہیں کر سکتے۔ اس طرح ستمبر 2011ء میں، قومی اخبار، مارشل آئی لینڈز جرنل میں ایک مضمون نے اعلان کیا کہ سینیٹر علیک نے اپنے فرائض سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس کے بعد سینیٹر علیک شدید بیمار ہو گئے اور انہیں مزید علاج کے لیے جزیرے سے دور امریکہ لے جایا گیا۔ اس کی حالت صرف خراب ہوتی گئی۔ 2012ء کے آخر تک سینیٹر علیک کی حالت تشویشناک تھی۔ اس وقت مربی مطیع اللہ جوئیہ جزائر مارشل میں تعینات تھے اور خدمات انجام دے رہے تھے۔سینیٹر علیک کے بھائی جناب علی علیک بار بار جوئیہ صاحب سے رابطہ کرتے اور اپنے بھائی کی صحت کے لیے دعا کی درخواست کرتے۔ جناب علی علیک نے جوئیہ صاحب کو بتایا کہ اب ان کا بھائی آئی سی یو میں داخل ہے اور کوئی معجزہ ہی اسے بچا سکتا ہے۔ یہ فروری 2013ء کے اوائل میں تھا کہ سینیٹر علیک کا انتقال ہوگیا۔ اپنے آخری ایام میں وہ لائف سپورٹ پر تھے۔ اس کا بھائی ان کی میت کو مارشل آئی لینڈز واپس لانا چاہتا تھا تاکہ خاندان روایتی جنازے کی تقریب منعقد کر سکے تاہم سینیٹر کی اہلیہ نے لاش کو واپس مارشل آئی لینڈ لے جانے کی اجازت نہیں دی اور اسے ٹیکساس میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

جس وقت سینیٹر علیک پارلیمنٹ میں جماعت کی مخالفت کر رہے تھے، انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ جماعت سام نینا صاحب کے گھر کے سامنے مسجد بنانے کا انتظام کر رہی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وقت جماعت نے مارشل آئی لینڈ میں مسجد بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ بعد میں وہیں مسجد تعمیر کی جائے گی جہاں سینیٹر علیک نے الزام لگایا تھا۔ مائیکرونیشیا میں پہلی مسجد کی تعمیر کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی رہنمائی میں منصوبہ بنایا گیا۔ اس کے لیے جماعت کے لیے مارشل آئی لینڈ میں زمین حاصل کرنا ضروری تھا۔ مارشل آئی لینڈ کے قوانین کی وجہ سے، زمین خریدنا ممکن نہیں تھا کیونکہ صرف مارشلز شہری ہی ایسا کر سکتے ہیں۔ اس لیے جماعت کے لیے ضروری تھا کہ وہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرے جو مسجد کی تعمیر کے لیے زمین لیز پر دینے کے لیے تیار ہو۔

حضور انور کو مقام کی چند تجاویز بھیجی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سام علی نینا صاحب کی اہلیہ نیری ناصرہ نینا جو کہ ایک زمیندار اور بہت ہی مخلص احمدی تھیں، نے اپنی زمین کا ایک حصہ عطیہ کرنے کی پیشکش کی جس پر مسجد بنائی جاسکتی ہے۔ اس مقام کو حضور انور نے قبول کیا تھا اور جیسا کہ ذکر کیا گیا وہی مقام ہے جسے سینیٹر علیک نے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ جماعت مسجد بنانے کے لیے استعمال کرے گی۔ مارشل جزائر کے قانون کے مطابق اس کا عطیہ طویل مدتی لیز کی صورت میں قبول کیا گیا تھا۔

اسی دوران مسجد کی تعمیر کو بھی حتمی شکل دی گئی اور مکمل کیا گیا۔ مسجد بیت الاحد خلافت کی رہنمائی میں مئی 2012ء میں مکمل ہوئی اور مسجد کا باضابطہ افتتاح 14/ ستمبر 2012ء کو ہوا۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

2011ء کے جلسہ سالانہ یو کے کے دوران مسجد حضور انور کو پیش کی گئی جس کے بعد مختلف تبدیلیاں کی گئیں اور حتمی مسودہ تیار کیا گیا۔ ستمبر 2011ء تک مارشل جزائر کی پہلی مسجد کے لیے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد کی گئی۔ اسی دوران مسجد کی تعمیر کے لیے مختلف بولیاں موصول ہوئیں جس کے نتیجے میں تعمیر نومبر 2011ء میں شروع ہوئی اور اللہ کے فضل وکرم سے مئی 2012ء تک مکمل ہوگئی۔ کیونکہ بہت سے کام جو پہلے ہی شروع ہو چکے تھے، ٹھیکیدار کو تعمیر کرنے کی ہدایت کی گئی۔ پہلے ایک کمرہ مکمل کریں اور پھر باقی عمارت کے ساتھ آگے بڑھیں تاکہ نماز اور دیگر مختلف پروگرام بلاتاخیر شروع ہوسکیں۔ یہ کمرہ جنوری 2012ء تک مکمل ہوا جہاں سے مختلف پروگرام شروع ہوئے۔

2012ء میں آخر کار اللہ کے فضل سے مسجد بغیر کسی رکاوٹ کے مکمل ہوئی۔ اس خوشی کے موقع پر ایک افتتاحی تقریب کا انعقاد اس اعلان کے ساتھ کیا گیا کہ باضابطہ افتتاح اس وقت ہوگا جب حضور انور مارشل جزائر کا دورہ کریں گے۔

بیت الاحد مسجد ایک 3300 مربع فٹ دو منزلہ عمارت ہے، جس میں مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ عبادت گاہیں ہیں، جس میں ہر ایک میں 75-80 افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ ایک دفتر، لائبریری اور ایک مکمل باورچی خانے سے لیس ہے جہاں سے جماعت مارشل جزائر کے تمام باشندوں کے لیے کھانے کے لیے لنگر خانہ چلاتی ہے۔ مسجد کی جائیداد میں دوسری منزل پر دو بیڈ روم والی مشنری رہائش بھی شامل ہے۔

بقیہ: مسجد ناصر سُرینام، جنوبی امریکہ...... از صفحہ 12

کابہت سا کام وقارعمل سے ہوا ہے،اور حسینی بدولہ صاحب کے نواسوں کا Contribution بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔‘‘

(خط محررہ 07-2-15/T-10869)

اکتوبر 2011ء میں مسجد سے ملحقہ ہال کا فرش نیا بنا کر ٹائل لگائی گئی اور جماعتی روایات کے مطابق یہ کام وقارعمل کے ذریعہ مکمل کیا گیا۔ سال 2014ء میں جماعت نے خطیر رقم خرچ کر کے مسجد کے لئے بجلی کا ٹرانسفارمر لگوایا اسی سال مسجد کے ساتھ ایک اور گیسٹ روم کی تعمیر کی توفیق ملی۔ مسجد کے تین اطراف دو میٹر کا پختہ فرش بنا کر ٹائل لگوائی گئی۔ مسجد کے صحن میں چارسو مربع میٹر ایریا میں فرشی ٹائل لگوائی گئی، نیز بیرونی دیوار ازسر نوتعمیر کی گئی۔

حرف آخر

مسجد ناصر سُرینام کو یہ سعادت حاصل ہے کہ امام آخر الزّمان کے مقدس ومطہر خلیفہ نے یہاں نمازوں کی امامت کروائی اور جمعہ بھی پڑھایا۔ اس کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ، کینیڈا، ٹرینیڈاڈ اور گیانا کے مبلغ انچارج مختلف وقتوں میں یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ محترم مولانا محمد اسلم قریشی شہید نے جزائر غرب الہند میں قیام کے دوران پانچ مرتبہ یہاں جماعتی پروگرامز میں شرکت کی۔ محترم مولانا عطا اللہ کلیم صاحب نے ستمبر تا نومبر 1986ء یہاں قیام کیا۔ گزشتہ بیس سالوں کے دوران جمہوریہ سرینام کے صدر دو نائب صدور، متعدد وزراء، اراکین پارلیمنٹ اور کئی ملکوں کے سفیر اس مسجد کا دورہ کر چکے ہیں۔

قارئین الفضل آن لائن سے جماعت سرینام کے نفوس و اموال میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایک سبق آموز بات

عورت کی گھریلو ذمہ داریاں اور تبلیغ کا کام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر خواتین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ، گھر میں بیٹھ کر کھانے پکانے میں یا مردوں کی باتیں سننے میں نہ لگی رہا کریں۔ خود بھی باہر نکلیں۔ مردوں کو کہیں کہ ہمارا ابھی وہی کام ہے جو تم لوگ کرتے ہو۔ ٹھیک ہے تمہاری روٹی پانی کا انتظام ہم کر دیتے ہیں۔ وہ تو کریں گے ہی۔ بچے پالنا بھی ہمارا کام ہے۔ بچوں کی تربیت کرنا بھی ہمارا کام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ تبلیغ کرنا بھی ہمارا کام ہے۔

فرمایا: عورت پر گھر کی ذمہ داری ہے، بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور خاوند کا خیال رکھنے کی بھی ذمہ داری ہے۔ یہ نہیں ہے کہ خاوند کو کہہ دے کہ، میں لجنہ کے کام جارہی ہوں، تم آج روٹی بنا لینا۔ یہ نہیں ہوگا۔ پھر تو گھر میں لڑائیاں ہوں گی اور لڑائیوں سے ہم نے بچنا ہے۔ میں بالکل یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ گھروں میں لڑائیاں کریں اور فتنے پیدا کریں۔ عورتوں کو چاہیے کہ حکمت سے کام کریں اور سمجھانا چاہیں تو عورتیں سمجھا سکتی ہیں۔

(This Week with Huzoor مطبوعہ الفضل آن لائن مؤرخہ 22/ نومبر 2022ء)

مرسلہ: ابو اثمار اٹھوال

27/ دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:35	17:47
مدینہ منورہ	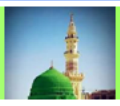	05:40	17:42
قادیان		06:00	17:32
ربوہ		05:40	17:12
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:37	16:01

فقہی کارنر

طلاق کا قانون باعث رحمت ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

انجیل میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں ان کا کچھ ذکر نہ تھا۔ اس لئے عیسائی قوم اس خامی کی برداشت نہ کرسکی اور آخر امریکہ میں طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا۔ سو اب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی اور اے عورتو! فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں اور اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔ اگر عورت مرد کے تعدّد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 80-81)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)